ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور پاکستان

۶ رمضان ۱۳۹۰ھ ۶ نومبر ۱۹۷۰ء

ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلاث فمن ہجر فوق ثلاث فمات دخل النار" رواہ ابوداؤد باسناد علی شرط البخاری ومسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔ اور جو شخص تین دن سے زیادہ ناراض رہا۔ اور اس عرصہ میں وہ مرگیا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (ابوداود، علی شرط بخاری ومسلم)

وعن ابی خراش حدرد بن ابی حدرد الاسلمی ویقال السلمی الصحابی رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول "من ہجر اخاہ سنۃ فہو کسفک دمہ" رواہ ابوداؤد باسناد صحیح۔

حضرت ابی خراش حدرد بن ابی حدرد الاسلمی اور ان کو سلمی صحابی (رضی اللہ عنہ) بھی کہا جاتا ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے، کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو ایک سال تک چھوڑے رکھا تو ایسا ہے۔ کہ گویا اس کا خون بہایا (ابوداؤد نے اسناد صحیح کے ساتھ اس حدیث کو ذکر کیا)

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "لا یحل لمومن ان یہجر مومنا فوق ثلاث، فان مرت بہ ثلاث فلیلقہ ولیسلم علیہ فان رد علیہ فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم، وخرج المسلم من الہجرۃ" رواہ ابوداؤد باسناد حسن۔ قال ابوداود اذا کانت الہجرۃ للہ تعالی فلیس من ہذا فی شیء"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی مومن کے لئے یہ چیز جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مومن سے تین روز سے زیادہ ناراض رہے۔ سو اگر تین روز اس حالت میں گزر جائیں تو اس سے جاکر ملاقات کرے۔ اور اس کو سلام کرے اگر وہ سلام کا جواب دیدے تو اس (مصالحت کے) ثواب میں دونوں شریک ہوگئے اور اگر وہ شخص اس کے سلام کا جواب نہ دے۔ تو وہ گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا ترک ملاقات کے گناہ سے بری ہوگیا ابوداؤد نے اس حدیث کو اسناد حسن کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں۔ کہ اگر یہ ترک ملاقات محض اللہ تعالے کی خوشنودی کے لئے ہو۔ تو اس میں کسی قسم کا گناہ نہیں ہے۔

ف:۔ اسلام میں معاشرتی حیثیت سے دوستوں کی ملاقات کے لئے جانا ایک ثواب کا کام ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی یا اپنے بھائی کی جس کی اخوت فی اللہ ہوا تو ایک پکارنے والا اس کو آواز دے گا۔ کہ تم اچھے تمہارا آنا اچھا اور تم نے جنت میں اپنے لئے ایک مکان بنالیا۔

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "اذا کانوا ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون الثالث" متفق علیہ رواہ ابوداود و زاد، قال ابو صالح: قلت لابن عمر: فاربعۃ؟ قال لا یضرک" رواہ مالک فی الموطا عن عبداللہ بن دینار قال: کنت انا وابن عمر عند دار خالد بن عقبۃ التی فی السوق، فجاء رجل یرید ان یناجیہ ولیس مع ابن عمر احد غیری فدعا ابن عمر رجلا آخر حتی کنا اربعۃ فقال لی وللرجل الثالث الذی دعا: استاخرا شیئا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: "لا یتناجی اثنان دون واحد۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تین شخص ہوں، تو ایک کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں (امام بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے اس حدیث کو ذکر کیا۔ اور اس میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں۔ کہ ابوصالح نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے عرض کیا کہ اگر چار شخص ہوں، تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام مالک نے موطا میں عبداللہ بن دینار سے نقل کیا ہے، بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن عمرؓ خالد بن عقبہ کے مکان پر تھے۔ جو بازار میں تھا تو ایک شخص اس ارادہ سے آیا کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ سے سرگوشی کرے اور حضرت ابن عمرؓ کے پاس میرے علاوہ اور کوئی شخص نہیں تھا تو حضرت ابن عمرؓ نے ایک اور شخص کو بلا لیا حتی کہ ہم چار آدمی ہوگئے تو حضرت ابن عمرؓ نے مجھ سے اور اس تیسرے آدمی سے جس کو بلایا تھا کہا کہ کچھ دور ہو جاؤ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرمارہے تھے کہ دو آدمی ایک کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدام الدین لاہور

۶ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ
۶ نومبر ۱۹۷۰ء

جلد ۱۶
شمارہ ۲۵

فون نمبر ۶۷۵۴۵

مندرجات

* احادیث الرسولؐ
* اداریہ
* مجلس ذکر
* ماہ مقدس رمضان میں معرکۂ انتخابات
* ماہ رمضان کی فضیلت و عظمت اور روزہ کے مسائل
* فلسفہ روزہ
* روزہ اور تقویٰ
* مسائل رمضان
* درس قرآن
* مقدس ترین خواتین
* فضائل رمضان المبارک
* بچوں کے لئے

مجلس ادارت

یوسف عزیز مدنی
مجاہد الحسینی
محمد عثمان غنی
حنیف رضا
منظور سعید احمد

ماہ رمضان المبارک کی آمد آمد

حق و باطل میں امتیاز کرنے والا مہینہ

ماہ مقدس رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہلال رمضان طلوع ہوتے ہی رحمتوں، برکتوں اور نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور شرور وفتن کے باب مسدود کر دیئے جاتے ہیں!

اس ماہ مقدس میں گنہگاروں کو توبہ و عفو طلبی کے مواقع میسر آتے ہیں، ہر مسلمان اپنی بساط کے مطابق دستِ سخاوت کشادہ کرتا ہے! دن کو روزہ رکھا جاتا ہے۔ رات کو نماز تراویح اور تہجد کی صورت میں "قیام اللیل" کی سنت نبوی ادا کی جاتی ہے۔

یہ ماہِ مقدس عظمتوں اور فضیلتوں کو اپنے پہلو میں لیے جلوہ نما ہوتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس ماہ مبارک کے شایانِ شان احترام کرتے ہیں! اور اس سال بھر کی زندگی میں سے اس ایک ماہ مبارک کو اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔

ماہ رمضان المبارک اس دفعہ ایسے وقت اور ایسے ماحول میں طلوع ہو رہا ہے جب کہ ملک میں انتخابات کی گہما گہمی اور الیکشن کی ہما ہمی ہے۔! یہ انتخابات اس لیے معرض وجود میں آ رہے ہیں تاکہ ایک ایسی دستور ساز اسمبلی کو معرض وجود میں لایا جا سکے! صحیح اسلام کے مطابق دستور کو مرتب اور مدون کر سکے!

اس اصول پر قریباً پورے ملک کے عوام متفق ہیں کہ انتخابات کے اس مرحلے ملک کی کایا پلٹ کر رکھ دینی ہے اور اس امر کا فیصلہ ہو جانا ہے کہ پاکستان میں اسلام کا نظام رائج کیا جائے گا یا کوئی دوسرا مادی نظریہ ترویج کی راہ پاتا ہے! گویا ان دنوں ملک میں جو نظریاتی کشمکش جاری ہے انتخابات اس کا فیصلہ کریں گے اس نظریاتی چپقلش میں ایک فریق "اسلام" کا علمبردار ہے اور دوسرا اسلامی سوشلزم کا! پھر اسلام کے علمبرداروں میں اپنی جگہ وسیع تر اختلافات کی خلیج حائل ہے۔ ایسے خطرناک ماحول میں عوام الناس کی ذمہ داریاں اور بڑھ جاتی ہیں ان پر یہ لازم ہو جاتا ہے کہ وہ حالات کا گہری نگاہ سے مطالعہ کریں اور پوری ہوش مندی اور شعور کے ساتھ فیصلہ کریں کہ اگر واقعی یہاں پر اسلامی نظام رائج کرنا ہے اور باطل نظریات کو شکست دینی ہے تو اس حقیقت کو کسی وقت بھی فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ باطل طاقتیں اب اسلام کا مقدس نام لے کر اور خدا و رسول کے احکامات کے مقدس ناموں کا لبادہ اوڑھ کر میدانِ کارزار میں زور آزمائی کر رہی ہیں۔ اگر عوام کی غفلت اور لوگوں کی بے توجہی یا غلط اعتماد کی وجہ سے اسلام کے مقدس نام پر یہاں پر کفر جاری ہو گیا تو پھر دوبارہ کسی مرحلہ میں بھی صحیح اسلامی نظام کو رائج نہ کیا جا سکے گا!
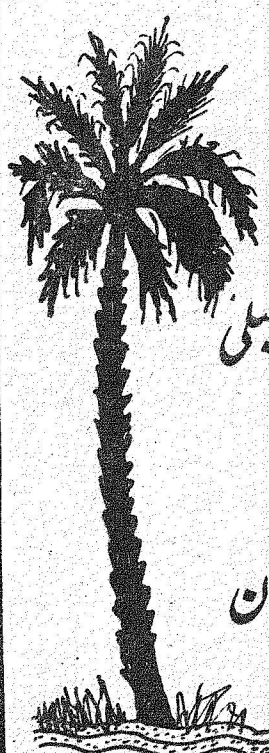
یہ حقیقت مسلّمہ ہے کہ پاکستان میں بہت سی جماعتیں اسلام کی علمبردار ہیں اور ہم کسی کی نیت پر شبہ نہیں کرتے کہ وہ اسلامی نظام کی ترویج میں مخلص نہیں! ان میں سے بعض خلوصِ نیت کے ساتھ حقیقی اسلام کی داعی معلوم ہوتی ہیں لیکن پورے اعتماد اور وثوق کے ساتھ جو بات کہی جا سکتی ہے اور ہم نے اس پر بارہا اظہار خیال کیا ہے۔ کہ دو جماعتیں ایسی ہیں جو اسلام کے ساتھ ہرگز ہرگز مخلص نہیں ہیں ان میں سے ایک تو نام نہاد اسلامی نظام کی داعی جماعت ہے جو نہایت ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ اسلام کا نیا خاکہ پیش کر کے اصل اسلام کا حلیہ بگاڑ دینا چاہتی ہے۔ اور دوسری قادیانیوں کی پشت پناہ اسلامی سوشلزم کی علمبردار

جماعت ہے۔ ان دونوں کا مطمح نگاہ پاکستان سے اسلام کی حقیقی روح کا گلا گھونٹ دینے کے سوا اور کچھ نہیں ہے! اس قسم کی خطرناک نظریاتی کشمکش کے دور میں عوام الناس کا یہ فرض ہے کہ ووٹ دیتے وقت وہ مستقبل اور انجام کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

پھر یہ کشمکش ایک ایسے ماہ مقدس میں جاری ہے جس میں بڑے بڑے معرکے سر ہوئے یہی ماہ مقدس تھا جب میدان بدر میں کفر اور اسلام کا فرق واضح ہوا اور اسلام غالب آگیا۔ آج اسی ماہ میں پھر اسلام اور باطل نظریات کی کشمکش جاری ہے اس میں ایک جماعت ایسی ہے جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے صحیح اسلام کو رائج کرنے کی جدوجہد اور بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ اسی جماعت کے نمائندگان کی حیثیت سے ملک کے جلیل القدر علماء کرام اور دینی شخصیات انتخابات میں حصہ لے رہی ہیں۔ عوام الناس کو اس معرکۂ کفر و باطل میں سچے اسلام کے علمبرداروں کا ساتھ دینا چاہیئے! اور ماہ مقدس رمضان المبارک میں اہل حق کی کامیابی و کامرانی کے لیے ہمہ وقت خلوصِ نیت کے ساتھ دعا گو رہنا چاہیئے اللہ تعالیٰ اسلام کو اور اسلام کے سچے علمبرداروں کو فتح و نصرت سے سرفراز فرمائے

حضرت مولانا
عبید اللہ انور
صاحب
امیدوار قومی اسمبلی
حلقہ ۱
کا
انتخابی نشان
یاد رکھیں

خدام الدین کی

تاریخی پیشکش

انتخابات نمبر

پاکستان کے حالیہ انتخابات میں عوام کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔؟

ووٹ کی حیثیت کیا ہے؟

انتخابات میں اسلام ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے

اسلام کے سچے علمبردار کون لوگ ہوتے ہیں؟

جمعیت علماء اسلام کا پروگرام اور نصب العین کیا ہے؟

جمعیت علماء اسلام کے نمائندگان کا تعارف؟

جلیل القدر علماء کرام کی اسلامی خدمات کا تذکرہ، اور دیگر معلومات افزا مضامین پر مشتمل ایک تاریخی دستاویز!

جمعیت علماء اسلام کے ماتحت دفاتر اپنے حلقہ کے امیدواروں کا تعارف، ان کی زندگی کے حالات، قید و بند کے تذکرے اور قومی و اسلامی خدمات کا تفصیلی جائزہ تحریر کر کے دفتر "خدام الدین" کے نام جلد از جلد ارسال فرمائیں

(ادارہ)

مجلس ذکر

برکات کا حامل مہینہ

از: حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم ~~~~~ مرتبہ: محمد عثمان غنی
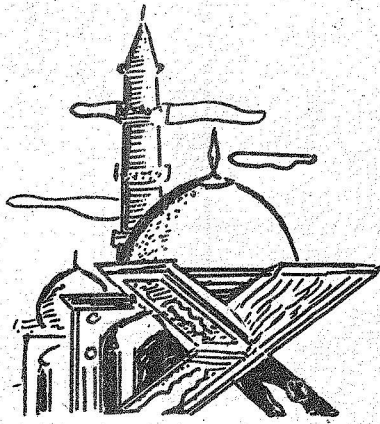
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی: اَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:۔

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ط وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ز وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰىکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○
(البقرہ ۱۸۵)

ترجمہ: رمضان کا وہ مہینہ ہے۔ جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا اور تاکہ تم گنتی پوری کر لو۔ اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔

بزرگانِ محترم! ہمارا معمول ہے کہ رمضان المبارک میں چونکہ تراویح کے لئے تیاری کرنا ہوتی ہے۔ لہٰذا رمضان کے مہینے میں مجلس ذکر منعقد نہیں کی جاتی ویسے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ چونکہ رمضان میں ہر عمل کی جزا اللہ تعالےٰ کی طرف سے بڑھا کر دی جاتی ہے اس لئے اس مقدس مہینے میں انفرادی طور پر خوب ذکر اذکار کیا جائے۔ تلاوتِ کلامِ الٰہی میں مصروف رہا جائے۔ برائی سے اجتناب کیا جائے اور نیکی کی طرف رغبت کی جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ رحمتوں کا نزول ہو گا۔

رمضان المبارک میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ۲۴، رمضان المبارک کو قرآن مجید لوحِ محفوظ سے اوّل آسمان پر سب ایک ساتھ بھیجا گیا۔ پھر احوال کے مطابق نجماً نجماً ٹکڑے ٹکڑے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بوساطتِ وحی نازل ہوتا رہا۔ ہر رمضان میں حضرت جبریل علیہ السلام قرآن حکیم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکرّر سنا جاتے تھے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب قرآن رہنما ہے تو اس کے معنی سمجھنے کے بعد انسان کے دل میں خود بخود یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید کسی راہرو کے لئے ہی رہنما ہو گا۔ پھر غور کرنے سے یہی فیصلہ عقل میں آتا ہے کہ راہرو کلمہ گو مسلمان ہے۔ پھر یہ خیال بھی ہر عقلمند کے دل میں آئے گا کہ راہنما تو ہوا قرآن اور راہرو ہوا مسلمان، اس راہرو کی منزلِ مقصود کون سی ہے، جہاں پر یہ مسافر جانا چاہتا ہے۔ وہ منزلِ مقصود ہے دربارِ رحمان۔ لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس رہنما کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھے۔ اور زندگی کا ہر لمحہ اس کی راہنمائی میں بسر کرے تا آنکہ پیغامِ موت آ جائے۔ اگر بالفرض اپنے اندر اتنی استعداد موجود نہیں ہے کہ ہر وقت اور ہر معاملہ میں قرآن مجید سے استصواب رائے کر سکے تو پھر ایسے عالم سے وابستہ ہو جائے جو خود قرآن شریف کی روشنی میں چلتا نظر آئے اور دوسرے احباب کو بھی اس کی روشنی میں چلانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس طریقہ پر زندگی بسر کرنے سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے بیقین کامل ہے کہ اس شخص کا خاتمہ ایمانِ کامل پر ہو گا اور مرنے کے بعد قبر بہشت کا باغ بن جائے گی۔
(اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ)

آج ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے ہیں جو قرآن کا نام تو لیتے ہیں لیکن ان کے بیانات سے اُن کا خُبثِ باطن صاف نظر آ سکتا ہے۔ اب جبکہ پاکستان میں علماء بیچارے رات دن قوم کو اسلام کے لئے ووٹ دینے پر زور دے رہے ہیں ایسے لوگ اپنی راگنی الاپ کر پھر وسوسوں کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔ بہرحال حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ضرب المثل قول کو ہمیشہ یاد رکھیے۔ تاکہ ایسے غلط بیانات سے شیطانی وساوس دور ہو جائیں۔ آپؒ نے اپنے وصال سے تقریباً تین ہفتے قبل اپنی آخری تقریر میں جو آپؒ نے دیال سنگھ کالج لاہور کے جلسہ میں فرمائی تھی یہ ارشاد فرمایا تھا۔ "جو منکرِ حدیث ہے وہ منکرِ قرآن ہے، جو منکرِ قرآن ہے وہ خارج از اسلام ہے یعنی بے ایمان ہے"۔

مَیں نے رمضان المبارک کی آمد کے سلسلے میں قرآنِ حکیم کی جو آیت پڑھی ہے اس سلسلے میں اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہے کہ روزہ صرف کھانا پینا ترک کر دینے کا نام ہی نہیں ہے بلکہ زبان کا روزہ، کان کا روزہ،

(باقی ص۱۸ پر)

ماہ مقدس رمضان میں معرکہ انتخابات!

اس معرکہ میں اہلِ حق علماء کرام کو کامیاب بنایئے!

مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی جامع مسجد خضریٰ!

چند دنوں کے بعد وہ مبارک و مسعود مہینہ اہل اسلام پر طلوع ہونے والا ہے۔ جس کو رمضان شریف کہا جاتا ہے جس میں ایک مبارک شب ایسی ہے جو ہزار مہینہ سے زیادہ بہتر ہے۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ (قرآن) جس میں نفلی عبادت ثواب کے اعتبار سے فرائض کا درجہ حاصل کر لیتی ہے اور فرائض بڑھ کر ستر گنا ہو جاتے ہیں (بیہقی) ایسا مبارک مہینہ جس کے شب و روز کی عبادت (روزہ۔ تراویح) غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ کا ذریعہ ہے (شیخین) یہی ماہ مقدس جس میں اللہ کا منادی اعلان کرتا ہے۔ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ (ترمذی) آج وہ مہینہ اسلامیان پاکستان کے سروں پر ایسے حال میں آ رہا ہے کہ پوری قوم لنگر لنگوٹ کس کر انتخاب کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ایک ایسا الیکشن جس کا موقع ۲۳ سال بعد ہمیں ملا ہے اور جس کا نتیجہ وزارت یا حکومت نہیں بلکہ آئین ہے کیسا آئین؟ **اسلامی**

اس لیے کہ بقول صدر پاکستان اگر اسلامی آئین نہ بنا تو اسے مسترد کر دیا جائے گا صدر محترم نے بالصراحت کہا ہے کہ وہ آئین قابل قبول ہو گا جو نظریہ پاکستان کے مطابق ہو گا اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ نظریہ پاکستان اسلام ہی تھا۔

نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۴ ماہ کی مدت میں آئین نہ بنا تو اسمبلی کو توڑ کر ممبران کو گھر بٹھا دیا جائے گا۔

جب حالات یہ ہیں تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا اس ملک کے باشندوں پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں یا نہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ۲۳ برس کے بعد پہلی بار عام انتخابات کا موقعہ ملا ہے اور ماضی کی حکومتوں کا اسلام سے اعلانیہ انحراف اور روگردانی کا وطیرہ آج یہ رنگ لا رہا ہے کہ لادین دلیسار سے طرح طرح کی آوازیں اٹھ رہی ہیں

نظریۂ پاکستان کی نئی نئی تعبیرات سامنے آ رہی ہیں۔

قوم زبردست فکری انتشار کا شکار ہے اور بھانت بھانت کی بولیاں بولی جا رہی ہیں۔

مشرق و مغرب کی بڑی طاقتیں حریصانہ نگاہوں سے دیکھ رہی ہیں اور غیر ملکی سرمایہ بے تحاشا انتخابی جنگ میں جھونکا جا رہا ہے جیسا کہ صدر محترم نے بھی فرمایا ہے!

اس پس منظر میں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیئے!

آج اس ملک میں ۱۸ سے زائد چھوٹی بڑی جماعتیں انتخابی جنگ میں حصہ لے رہی ہیں۔

جن میں اکثر و بیشتر علاقائی صوبائی اور اضلاعی حیثیت کی حامل ہیں بہت کم جماعتیں ملک کے دونوں حصوں میں بیک وقت مصروف عمل ہیں۔ اور جو دو چار بیک وقت دونوں بازوؤں میں مصروف کار ہیں ان کی اکثریت اسلام کے معاملہ میں جو کچھ نظریات رکھتی ہے وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔

ایک آدھ جماعت جو انتخابی سٹنٹ کے طور پہ اسلام اسلام کی رٹ لگا رہی ہے اور اسلام کو بحق خود الاٹ تک کرا لینے کی مدعی ہے اس کا ماڈرن اسلام قوم کو پسند نہیں اور فی الواقع وہ اسلام ایسا ہے جس کے بعد کسی الحاد کی ضرورت نہیں۔ یار لوگ ملک میں جو کھیل کھیلنا چاہتے ہیں اگر اس "نام نہاد اسلام" کے ذریعہ وہ پورا ہو جائے تو بہت اچھا! اس کے بعد لے دے کے صرف ایک جماعت رہ جاتی ہے جس کا نام جمعیت علماء اسلام ہے

وہ جماعت جس کا شجرۂ روحانیت مکین گنبد خضرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے

ایک ایسا قافلہ حق و صداقت جس کے اسلاف کی عظمتوں کے نقوش پا بدر و احد اور حنین و کربلا میں موجود ہیں۔

وہ جماعت جس کے جلیل القدر اکابر کی دین حق سے والہانہ محبت و وارفتگی کے حقیقی جلوے میسور، شاملی، پانی پت اور بالا کوٹ کے میدانوں میں آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

ہاں ہاں اس جماعت کے رہنما انہی جلیل القدر اسلاف کے اخلاف ہیں جنہیں سزائے موت سنائی گئی تو مسکرا دیئے اور جب ان کا مسکرانا انگریزی راج کو پسند نہ آیا۔ تو عبور دریائے شور کی سزا سنائی گئی۔

جن کی ڈاڑھیاں راہ حق میں کاٹی گئیں تو وہ تراشیدہ بالوں کو ہاتھوں میں لے کر چھم چھم آنسو بہانے لگے۔

جن کے وجودِ اقدس کو خنزیر کے چمڑے میں سی کر آگ لگا دی گئی۔

ہاں ہاں یہ وہی قافلہ حریت ہے جو کبھی گوالیار کے قلعہ میں بصورت مجددؒ نظر بند تھا تو کبھی مالٹا میں بصورت شیخ الہندؒ جس نے اپنے ایمان کی مشعل سے کبھی احمد آباد کے قلعہ میں بصورت ابو الکلامؒ روشنی کی تو کبھی جوہرِ مدنیؒ کے رنگ میں خلاق دنیا ہال کراچی میں افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر کا فریضہ سرانجام دیا۔ یہ مقدس قافلہ ۲۳ برس تک اپنوں کے ظلم و ستم سہنے کے بعد بھی میدان عمل میں ڈٹا ہوا ہے اور آج تو وہ پوری طرح اپنی تمام تر قوت انتخابی جنگ میں جھونک چکا ہے۔

انتخابی جنگ کا معرکہ رمضان کے چند دن بعد گرم ہو گا۔ اسی معرکہ پہ ملک کے مستقبل کا انحصار ہے اور اسی معرکہ پہ بقاء ملت کا دارومدار ہے۔ اگر اس قوم نے تؤدوا الامانات الی اهلها کے ربانی حکم پہ عمل کرتے ہوئے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے تو یقین ہے کہ ۲۳ سالہ محرومیوں کے سیاہ بادل فوراً چھٹ جائیں گے۔

رمضان کی مبارک و مسعود گھڑیاں حضرت انسان کو "صاحب تقویٰ" بنانے آتی ہیں

(باقی ص۱ پر)

ماہ رمضان کی فضیلت وعظمت اور روزہ کے مسائل

علامہ قاری محمد طیب صاحب دارالعلوم دیوبند

رمضان شریف اسلام میں ایک نہایت ہی مقدس اور برگزیدہ مہینہ ہے اس کی سب سے بڑی اور بنیادی عبادت روزہ ہے جو نفس کو مانجھنے اور صاف کرنے میں خاص اثر رکھتا ہے اس مبارک مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب سترّ گنا ہو جاتا ہے۔

رمضان شریف کا خاص مشغلہ تلاوت قرآن حکیم اور اپنے اوقات کو یادِ خداوندی سے بھرپور رکھنا ہے۔ روزے میں جھوٹ، غیبت، چغل خوری وغیرہ معاصی روزہ کو کالعدم اور روزہ دار کو قریب بہلاک کر دیتے ہیں جس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

روزے میں نیّت کی ضرورت

روزے میں نیت شرط ہے (نیّت کے معنی دل کے ارادہ کے ہیں) اگر روزے کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہیں ہوگا۔ رمضان کے روزے کی نیّت نصف دن سے پہلے تک کر سکتا ہے بشرطیکہ صبح صادق ہونے کے بعد کچھ کھایا پیا نہ ہو اور کوئی کام جو روزے کا مفسد ہو نہ کیا ہو۔ اس کے بعد اگر نیت کرے گا تو معتبر نہ ہو گی۔ زبان سے نیّت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب یہ ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیّت کر لیا کرے۔ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَان۔

اگر افطار کے وقت ہی اگلے روزے کی نیّت کر لی تب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیّت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے تک کھانا پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے نیّت کی ہو یا نہ کی ہو۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں جاتا

بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں توڑتا۔ بلا اختیار حلق میں گرد و غبار، مکھی یا مچھّر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تمباکو کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اُڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے یا خود بخود قے آ جائے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے یا قے آ کر خود بخود لوٹ جائے ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں آتا۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا تو اس میں اختلاف ہے۔ اگر روزہ میں کوئی بھول کر کھا پی رہا ہے اور قوی و تندرست ہے تو اس کو یاد دلا دینا ضروری ہے۔ اگر ضعیف و ناتواں ہے تو نہ یاد دلانا درست ہے۔ اگر خود بخود یا مسواک وغیرہ سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزے میں خلل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا تو روزے میں خلل نہیں آتا، اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہو گئی تو روزے میں ذرا بھی نقصان نہیں آتا، انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن دماغ اور معدہ میں اگر براہ راست کوئی دوا وغیرہ پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جن چیزوں سے قضا واجب ہوتی ہے

کان یا ناک میں دوا ڈالنا، قصداً منہ بھر قے کرنا، منہ بھر قے آئی تھی اس کو نگل جانا، کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا یہ سب چیزیں روزے کو توڑنے والی ہیں مگر صرف قضا واجب آئے گی کفارہ واجب نہیں کنکر یا لوہے تانبے وغیرہ کو نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھائی تو اس روزہ کی قضا واجب ہوگی، دن باقی تھا، غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ کھول لیا تو صرف قضا واجب ہو گی کفارہ نہیں۔ جان بوجھ کر بدون بھولنے کے صحبت کرنا، کھانا پینا روزہ کو توڑتا ہے اور قضا بھی آتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے۔ اس کی طاقت نہ ہو تو متواتر ساٹھ روزے رکھنا۔ اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا (مفصّل حال کسی عالم سے دریافت کر لو)

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے اور جن سے مکروہ نہیں ہوتا

بلا ضرورت کسی شئے کو چبانا، نمک وغیرہ کا ذائقہ چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے۔ قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے۔ تمام دن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے اور روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ فصد کرانا، پچھنے لگوانا روزہ میں مکروہ ہے۔ غیبت، بدگوئی، لڑائی جھگڑا روزہ کو مکروہ کر دیتے ہیں اور ثواب بہت کم رہ جاتا ہے۔ مسواک کرنا، سر یا مونچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں۔ سرمہ لگانے یا سرمہ لگا کر سو جانے سے روزے میں خلل نہیں آتا۔ ناواقف لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں۔ اگر بیوی کو اپنے خاوند، نوکر کو اپنے آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں۔ آنکھ

میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں ہے۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت

اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھے تندرستی کے وقت قضا کرے اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جانے کا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے پھر قضا رکھے، حاملہ کو اگر بچے یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا اور پھر قضا کر لینا جائز ہے۔ اپنے یا غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ضرر ہو تو قضا کر لینا جائز ہے۔ ہمارے نواح کے چھتیس کوس یعنی اڑتالیس میل (۷۷½ کلومیٹر) کا سفر یا اس سے زیادہ ہو وہ سفر سفرِ شرعی کہلاتا ہے۔ یعنی ایسے سفر میں مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے، واپس آ کر قضا کرے، اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن پہنچ گیا اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹے میں ۷۷½ کلومیٹر پہنچ جائے گا تو اس کے لئے بھی سفر کی رخصت یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت حاصل ہو جائے گی۔ بہت بوڑھا ضعیف جس کو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر (بوزن انگریزی) یا ایک کلو ۶۳۳ گرام گندم ایک مسکین کو دے۔ لیکن اگر پھر کبھی طاقت آ جائے گی تو قضا ضروری ہو گی۔ عورت کو اپنے نسوانی عذر یعنی حیض کے ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح پیدائش کے بعد جتنے روز نفاس کا خون آوے جب خون بند ہو جائے روزہ رکھنا چاہیے اور رمضان شریف کے بعد ان دنوں کے روزوں کی قضا ضروری ہے جن دنوں میں یہ عذر رہا ہے۔ جن لوگوں کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔ ان کو بلا تکلف سب کے سامنے کھانا پینا نہیں چاہیے ـــــ بلکہ تعظیم رمضان المبارک لازم ہے۔

روزہ کا توڑنا اور اس کی قضا

فرض روزے کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی عذر کے توڑنا جائز نہیں، پس اگر ایسا سخت بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑے تو جان کا اندیشہ غالب ہے یا بیماری بڑھ جانے کا احتمال قوی ہے یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ مر جائے گا تو روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے اگر کسی عذر سے روزے قضا ہو گئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کر لینا چاہیے کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں کیا خبر موت آ جائے اور فرض ذمہ رہے۔ مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کر لینا چاہیے۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر رکھے یا جدا جدا متفرق۔ اگر قضا رکھنے کا وقت پایا لیکن بغیر ادا کیے مر گیا تو مناسب ہے کہ وارث ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر (ایک کلو ۶۳۳ گرام) گندم صدقہ کریں اور اگر مال چھوڑ گیا ہے، روزہ کی وصیت کر گیا ہے تو ادا کرنا لازم اور واجب ہے۔

سحری کھانے کا بیان اور فضیلت

روزے کے لیے سحری کھانا مسنون ہے اور باعثِ ثواب ہے۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "سحر کھایا کرو اس میں برکت ہوتی ہے"۔ یہ ضروری نہیں کہ پیٹ بھر کر کھائے بلکہ ایک دو لقمہ یا چھوارے کا ٹکڑا یا دو چار دانے چبا لے گا تب بھی ثواب پائے گا۔ افضل اور بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری حصہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے کھا لے اور اگر دیر ہو گئی اور گمان غالب یہ ہے کہ صبح ہو گئی اور کچھ کھا لیا تو شام تک رُکنا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے اور اگر کسی مرغ یا مؤذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو سحر کھانے کی ممانعت نہیں جب تک کہ صبح صادق نہ ہو جائے بلا تکلف کھائیے۔

افطار

آفتاب غروب ہو جانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنی چاہیئے۔ البتہ جس روز ابر ہو احتیاط کے لئے دیر کرنا بہتر ہے۔ کھجور یا خرما سے افطار کرنا مسنون اور باعثِ ثواب ہے اور یہ نہ ہوں تو پانی بہتر ہے آگ کی پکی ہوئی چیز مثلاً روٹی، چاول، شیرینی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت اور نقصان روزہ میں نہیں آتا البتہ بہتر یہ ہے کہ کوئی پھل وغیرہ دوسری چیز ہو اور خرما و کھجور سب سے افضل ہے۔ اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کرو گے تو تمہارا ثواب ہرگز کم نہ ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ثواب عطا فرمائے گا، پھر تم اس کو واپس کر کے کیوں بخیل کہلاتے ہو۔ البتہ یہ مال حرام یا مشتبہ ہو تو ہرگز قبول نہ کرو۔ یہ حدیث و فقہ سے ثابت ہے۔ اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز و جماعت میں غروب کے بعد دس بارہ منٹ کی تاخیر کر دی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں اور افطار کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا کافی ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ اور افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

تراویح اور وتر

عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت تراویح با جماعت مسنون ہے، اگر حافظ بلا معاوضہ پڑھنے والا مل جائے تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کر دینا چاہیے۔ اس قدر زیادہ پڑھنا مکروہ ہے جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو اور تین دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں۔ اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا تو ان چاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہیے، چار نہ سمجھے۔ جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئیں وہ امام کے ہمراہ با جماعت وتر پڑھ لے اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے تو درست ہے جس شخص کو عشاء کے فرض با جماعت نہیں ملے وہ وتر کو امام کے ساتھ با جماعت پڑھ سکتا ہے۔ جو حافظ روپیہ کی

(باقی ص ۱۴ پر)

فلسفۂ روزہ

مولانا غلام اللہ خان اختر کاشمیری کوئٹہ

انسان کی تکوین میں دو متضاد قوتیں کون سی ہیں ۔۔۔؟

تکوین انسانی میں قدرت کاملہ نے دو بالکل متضاد قوتیں رکھی ہیں قوتِ خیر اور قوتِ شر۔ یہ مخالف قوتیں انسانی خمیر میں اس لئے رکھی گئی ہیں کہ ان سے کمالِ انسانیت کا ظہور ہوتا ہے۔ جس طرح دن کی قدر رات سے ہے اور ظلمت کی روشنی سے، اسی طرح نیکی کی قدر بدی بدی سے اور خیر کی قدر شر سے ہے۔ اگر دن کے مقابلے میں رات نہ ہوتی، ظلمت کے مقابلے میں ضیا نہ ہوتی تو نہ کوئی نیکی کو نیکی سے تعبیر کرتا، نہ کوئی بدی کو بدی کے نام سے پکارتا، نہ کوئی خیر کو خیر کے نام سے پکارتا، نہ کوئی ظلمت کو ظلمت سمجھتا، نہ کوئی ضیا کو ضیا تصوّر کرتا۔

پس معلوم ہوا کہ چیزیں اپنی ضدوں سے پہچانی جاتی ہیں۔ اب یہ سمجھ لینے میں کوئی دشواری معلوم نہیں ہوتی کہ اگر نیکی کے مقابلے میں بدی کی قوت نہ رکھی جاتی تو فرشتوں کی موجودگی میں بنی آدم کا پیدا کرنا ہی بیکار تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ انسان کی تکوین میں بھی فرشتوں کی طرح صرف خیر ہی کا مادہ رکھتے تو انسان کا خدا کی عبادت و بندگی میں مشغول ہو جانا کوئی بہت بڑا کمال نہ تھا کمال تو یہ ہے کہ انسان کے اندر شر کا مادہ موجود ہو، پھر بھی خیالات کے تزاحم و تصادم اور مخالف جذبات و خواہشات، عقل و نفس کی کشاکش اور خودسری و سرکشی کو پامال کر کے خدا کے حضور میں جھک جاتے۔ یہ بات فرشتوں میں نہیں وہ تو محض خیر ہی خیر ہیں۔ جذبات و خواہشات کا تزاحم و تصادم اور عقل و نفس کی کشاکش ان میں سرے سے ہے ہی نہیں۔

اسی لئے انسان کو اس نوری مخلوق پر فضیلت دی گئی ہے ورنہ کجا وہ نورانی مخلوق جس کے متعلق یہ ارشاد ہے۔ لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ اور کجا یہ پیکرِ خاکی جس کا ایک پر اگر اَحْسَنِ تَقْوِیْم ہے تو دوسرا اَسْفَلَ سَافِلِیْن بھی ہے ؎

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

انسان کی عظمت حقیقی

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس کی رفعت و عظمت کے سامنے جنّ و ملائک حتّٰی کہ تمام مخلوقاتِ ارضی و سماوی سرنگوں ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔ وَ سَخَّرَ لَکُمْ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ ۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب تمہارے لیئے ہم نے مسخر کر دیا ہے۔ لیکن انسان کی سرفرازی و سربلندی اور شرف و اعزاز کا معیار کیا ہے؟ اسے بہت ہی کم لوگ جانتے اور سمجھتے ہیں پس اس معیارِ حقیقی کا جاننا اور سمجھنا انسان کا فرضِ اوّلین ہے اور اسی سے کمالِ انسانیت کا ظہور ہوتا ہے۔ جس شخص نے اس معیار کو نہیں جانا اور نہیں سمجھا اس کے اور حیوانِ مطلق کے درمیان مابہ الامتیاز کوئی شے نہیں۔

معیارِ عظمت

قرآن کریم نے شرف و اعزاز اور معیارِ عظمت حسنِ عمل اور حسنِ سیرت کو قرار دیا ہے۔ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ "تاکہ تمہاری آزمائش کریں کہ عمل میں تم میں کون شخص زیادہ اچھا ہے"۔ اگر حسنِ عمل مفقود ہے تو شرف و اعزاز کا دعویٰ اور تصوّر ایک حسین فریب کے سوا اور کچھ نہیں۔ ہاں بقول غالب کے ؎

دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

قرآن کریم نے تخلیق انسانی کا جو حکیمانہ تصوّر پیش فرمایا ہے۔ اس کے تحت تخلیق انسانی کی غرض و غایت بھی سامنے آ جاتی ہے جس کو عبادت و بندگی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور یہی عبادت و بندگی تخلیق و عظمت کا سبب قرار پاتی ہے۔

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ۔ اور میں نے جنّات اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔

عظمتِ حقیقی کیا ہے؟

یوں تو ہر انسان خاص کر مسلمان کسی نہ کسی حیثیت سے عظمت کا حامل ضرور ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی کا بیٹا ہے تو محبوب بھی ہے۔ کیونکہ اس کے گھر میں اس نے جنم لیا ہے اور یہی محبوبیت اس کی عظمت کی دلیل بن جاتی ہے۔ اسی طرح کوئی باپ ہونے کی حیثیت سے تعظیم و تکریم کا مستحق سمجھا جاتا ہے اور کوئی استاد ہونے کے لحاظ سے بزرگ و برتر کہلاتا ہے کوئی اخلاقی اصولوں کو اپنا کر اپنی برتری کا قائل بنا دیتا ہے اور کوئی صلۂ رحمی کے قواعد پر عمل پیرا ہو کر دوسروں میں امتیازی شان پیدا کر لیتا ہے۔ غرضیکہ مختلف راستوں سے مختلف حیثیتیں پیدا کر لی جاتی ہیں جو دوسروں کی نظر میں عظمت کی دلیل بن جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ تمام عظمتیں عارضی ہیں جن کے بقاء و دوام کی قطعاً کوئی دلیل نہیں۔ اس سلسلے میں قرآن نے ایک معیار بتلا کر اعلیٰ و اسفل کا صحیح امتیاز قائم کر دیا ہے جو اس معیار پر پورا اترتا ہے وہ خواہ ایک موچی ہی کیوں نہ ہو اعلیٰ و افضل ہے اور جو اس قرآنی معیار پر پورا نہیں اترتا وہ خواہ کوئی بہت بڑا رئیس یا بادشاہِ وقت ہی کیوں نہ ہو، ذلیل و حقیر ہے۔ کیونکہ جس انسان کے دل میں خدا کا ڈر اور تقویٰ نہیں وہ انسان انسان نہیں۔ بلکہ ایک بے جان سِل ہے جو کسی چیز کا

اثر قبول نہیں کرتی۔ قرآن کے الفاظ ہیں وہ معیار یہ ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ شریف وہ شخص ہے جو پرہیزگار ہو۔ اور پرہیزگاری ایسی چیز ہے کہ جس کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں۔ حاشیہ بیان القرآن)

آپ بہار کے موسم میں بارہا باغات میں گئے ہوں گے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہر وہ درخت جس کے ساتھ پھل لگے ہوں اس کا سر جھکا ہوا رہتا ہے۔ پس جو شخص جتنا بھی عظمت والا ہوگا اتنا ہی خشیت الٰہی سے جھکا ہوا ہوگا۔

کمالِ انسانیت

ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے نزدیک حقیقی مرتبہ و کمال والا وہی شخص ہے جو خدا کے مقرر کئے ہوئے فرائض و واجبات بطریقِ احسن بجا لا کر اپنے منشاءِ تخلیق کو پورا کرے اور عبدیت کاملہ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ انسان تقربِ الٰہی اور رضائے خداوندی کی تلاش و جستجو کرکے مزرعِ آخرت کو سرسبز و شاداب کرے بس یہی کمالِ انسانیت ہے۔

جب تک یہ اوصافِ حسنہ جنہیں معیارِ کمال قرار دیا گیا ہے۔ روحِ انسانیت میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ انسانیت ایسی نامکمل تھی کہ حیوانوں اور پتھروں کے سامنے ذلیل و خوار ہو رہی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور داعیِ اسلام ؐ نے آکر انسانیت کو اس کا صحیح مقام بخشا ہے۔

اسلام اور سیرتِ انسانی کا دورِ اوّل

جب انسانیت نے اپنا اصلی مقام دیکھ لیا تو چار دانگِ عالم میں اس کی پارسائی کے چرچے ہونے لگے کہ انسانیت نے اپنی معراج کو پا لیا ہے، انسانیت کی کھیتی پھر سے سرسبز و شاداب ہو گئی جو صدیوں سے ویران تھی۔ وہی انسان جو پکے مشرک تھے موحد بنے۔ جو رہزن تھے، وہ رہنما بنے۔ جو چور تھے وہ پاسبان کہلائے۔ کیونکہ انہوں نے اس مطلوب کو پا لیا تھا۔ جس کی طلب میں ان کی روحیں بیقرار تھیں۔ انہوں نے اس شجرِ طیبہ کو دیکھ لیا تھا جس کی اصل بھی صالح اور شاخیں بھی صالح تھیں جس کے پھول خوشبودار بھی تھے اور بے خار بھی تھے، جس کے پھل میٹھے بھی تھے اور جان بخش بھی تھے۔ جس کی ہوا لطیف و جاں بخش بھی تھی اور روح پرور بھی تھی۔

غرضیکہ انہیں وہ امرت رس مل گیا تھا جس کے وہ مدت سے پیاسے تھے۔ اب ان کی تشنگی ختم ہو چکی تھی، سکون قلب کا سرچشمۂ حیات مل چکا تھا۔ سیرتِ انسانی کی تکمیل مکمل ہو چکی تھی۔ فکر و نظر کو نقطۂ آغاز مل چکا تھا۔ اسود و احمر کے جعلی امتیازات نیست و نابود ہو چکے تھے۔ طبقاتی کش مکش کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ سبائیت اور رہبانیت اپاہج ہو چکی تھی۔ اور اس کی جگہ اخلاق و قانون کے مستحکم و پائیدار قواعد تھے۔

دَورِ ثانی

آج پھر بادۂ غفلت کے متوالے مسلمانوں کے روح و عمل زخمی ہو چکے ہیں۔ صرف زخمی ہی نہیں بلکہ روح و عمل کے زخم ناسور بن چکے ہیں۔ تمرّد و سرکشی اور غرورِ نفس نے حیوانی و سفلی خصائل کو اخلاقِ حسنہ کی جگہ دے دی ہے شیطانی طبیعتوں کے ہیجانی اثرات کے باعث نورِ بصیرت مفقود ہوتا جا رہا ہے سیاہ کاریوں اور بدکاریوں کی ناپاک خاک و دھول سے آئینۂ دل مکدّر ہو چکا ہے۔ گناہگارانہ زندگی سے انسانیت عریاں ہو چکی ہے . . . . . اور انسانیت کی باپردگی کا اسلامی حجاب معصیت کے کانٹوں سے تار تار ہو چکا ہے۔ گناہ و معصیت کی تاریکیاں دن بدن بڑھ رہی ہیں اور وہ مسجودِ ملائک کا دعوےٰ کرنے والی اشرف المخلوقات ہستی ان تاریکیوں میں بھٹک رہی ہے۔ ایمانی نورِ بصیرت کی مقدس مشعلیں دم توڑ رہی ہیں۔ عمرِ عزیز کا ایک ایک لمحہ شیطانی خرمستیوں، ابلیسانہ سیاہ کاریوں اور ملعونانہ کارگذاریوں میں گذر رہا ہے۔ یہ انسان نما شیاطین عاشقانِ لندن و پیرس سالارانِ مغرب جام و سبو کے محبوب مشغلوں میں ڈوب کر اپنی حقیقت کو فراموش کر چکے ہیں اپنی اعلیٰ و ارفع ہستی کو بھول چکے ہیں، مینا بازاروں کی جلوہ ریزیاں اور عشوہ طرازیاں ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہیں۔ طاؤس و رباب کی جھنکار اور شراب و کباب کی رنگ رلیاں و بدمستیاں ان کی زندگی کا جزوِ لاینفک بن چکی ہیں۔ عروج و اقبال کو انہوں نے ٹھکرا دیا ہے اور تنزل و ناکامی کو گلے لگا لیا ہے۔ کامیابی و کامرانی ان سے بھاگ رہی ہے اور ناکامی و نامرادی ان کے قدم چوم رہی ہے، وہ دل زنگ آلود ہو چکا ہے۔ جس دل کے گنبد میں نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ کا نعرہ گونجتا تھا۔ فوز و فلاح کی منزل نظر آتی تھی۔ تجلیاتِ الٰہی کا ایک مرکزِ اعلیٰ قائم تھا۔ نورِ ایمانی کی مقدس مشعلیں روشن تھیں۔ حبِّ خدا اور حبِّ رسول ؐ کی قندیلیں جگمگا رہی تھیں۔ کون و مکاں کے جلوے نظر آتے تھے۔ قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔ خدا کی پوجا و پرستش ہوتی تھی۔ اب اس دل میں خدا کی پرستش و پوجا کے بجائے خواہشات کی پوجا و پرستش ہو رہی ہے۔ اتباعِ شریعت کے بجائے انکارِ شریعت کا ڈھنڈورہ پیٹا جا رہا ہے۔

خدا کی قائم کی ہوئی حدوں کو پاؤں کی بیڑیاں اور گلے کا طوق سمجھ لیا گیا ہے۔ وہی دل جو کبھی انوارِ الٰہی کا منبع تھا جنون انگیز کیفیتوں کا مرکز بن چکا ہے۔ خمار آلود جمائیوں اور انگڑائیوں کے نیچے دب کر رہ گیا ہے۔ نفس امارہ کی کوتاہ اندیشیوں اور سیاہ مستیوں کے باعث ویران و سنسان ہو چکا ہے۔ مۓ غفلت کی فتنہ انگیز ندیوں اور نالوں میں بہہ رہا ہے۔ خدا و رسول ؐ کی الفت و محبت کا مرکز ہونے کے بجائے تعیشات کا مسکن نظر آ رہا ہے۔ حد یہ ہے کہ ہمہ تن معصیت میں غرق ہو چکا ہے ؎

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

باقی آئندہ

روزہ اور تقویٰ

حافظ محمد افضل اثری نیو ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ (الآیۃ)

اسلامی زندگی سے تقویٰ، طہارت، حق و صداقت، عدل و انصاف، امانت و دیانتداری، اخوت اور محبت مراد ہے۔ اسلامی عبادات بھی انسان میں یہی کچھ پیدا کرتی ہیں۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سے تزکیۂ نفس اور اخلاق حسنہ پیدا ہوتے ہیں۔

روزے کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۰ (الآیۃ)

"اے ایمان والو! تم پر روزے اُسی طرح فرض ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے"۔

لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ پر غور کرو تو روزہ کی حقیقت سامنے آجاتی ہے۔ تقویٰ، یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر آدمی اپنے رب کی تلاش کر سکتا ہے۔ روزہ بندۂ مومن کی تربیت کر کے اسے صالح زندگی بخشتا ہے۔ آئیے! غور کریں کہ روزہ کس طرح کی تربیت دینا چاہتا ہے ــ مضمون شروع کرنے سے پہلے لفظ رمضان کے متعلق تھوڑی سی گذارش سن لیں۔

رمضان کا لفظ رمض سے نکلا ہے۔ جس کے معنی جلانے کے یا بھٹی کی تپش کے ہیں۔ جس طرح سنار کی بھٹی پر سونا کندن ہو جاتا ہے اسی طرح رمضان المبارک کی بھٹی سے گذر کر ایک مومن جنت کا مستحق بن جاتا ہے اور تمام گناہ دُھل جاتے ہیں اور وہ انسان اللہ کی رحمت میں داخل ہو جاتا ہے۔

حدیث میں ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ و من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ جس شخص نے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے روزہ رکھا۔ اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو شخص ایمان اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رمضان کا قیام کرے۔ اس کے بھی اللہ تعالیٰ پہلے تمام گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں"

سچ ہے ان رحمتی وسعت کل شیئی۔ "اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے"۔ اور اس کی رحمت سے ناامید ہونا بھی گناہ ہے۔

اور اللہ کی رحمت ہوتے ہوئے بھی فائدہ حاصل نہ کرنا بہت بڑی بدبختی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ "جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور خدا سے بخشش طلب نہ کرے اس پر خدا کی لعنت ہو"۔ گویا وہ بڑا بدنصیب آدمی ہے جو اس رحمت بھرے مہینے میں اپنے گناہ بھی معاف نہ کرا سکا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ روزے کی حقیقت کیا ہے۔ جس کے رکھنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ــ تو عربی لغات میں صوم کے معنی الصوم فی الاصل الامساک عن الفعل طعما کان او کلاما او شیئا (راغبؒ) علامہ راغبؒ نے اس کا معنیٰ یہ کیا ہے کہ روزہ اصل میں یہ ہے کہ آدمی کسی چیز سے یا کسی کام کے کرنے سے رُک جائے، خواہ وہ کھانے کا ہو یا کلام کرنے کا۔"

علامہ سجستانیؒ نے اپنی کتاب میں ان الفاظ سے تشریح کی ہے ـ الصوم امساک عن طعام او کلام اونحوھما۔ آدمی کا کھانے پینے کی چیز یا فضول گفتگو یا اس جیسی اور چیز سے رک جانا روزہ کہلاتا ہے۔

علامہ بیضاویؒ لکھتے ہیں۔ الصوم فی اللغۃ الامساک عما تنازع الیہ النفس۔" آدمی کا ان چیزوں سے باز رہنا جس کی طرف آدمی کا نفس حریص ہو۔

سیدالکونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنئے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصیام جنۃ اذا کان احدکم صائما فلا یرفث ولا یصخب فان امرؤ قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے اور نہ کسی کو گالی دے۔ اگر اس سے کوئی آدمی جھگڑا کرے یا اسے گالی دے تو وہ اسے صرف یہ کہے کہ بھائی! میں روزہ دار ہوں"۔

میرے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی پیاری تعلیم ہے کہ اگر آدمی اپنے دل کو گناہ سے پاک رکھتا ہے تو اپنی زبان اور ہاتھوں کو بھی بُرے افعال سے پاک صاف رکھے ــ تبھی روزے کے اندر یہ تاثیر ہوگی کہ آخرت کے اندر ہمیں ڈھال کا کام دے گا اور دوزخ کی آگ سے بچا کر جنت کا حق دار بنائے گا۔ ـ روزہ خدا کے سامنے دلیل پیش کرتے ہوئے سفارش کرے گا ــ کہ اے اللہ! میں نے تیرے لئے اس آدمی کو بھوکا رکھا ہے لہٰذا تو اسے بخش دے۔ تو اللہ تعالیٰ اس روزہ دار کو معاف فرما دے گا۔

روزہ انسان کے اندر تقوے اور پرہیزگاری پیدا کرتا ہے، اور یہی منشاء اللہ تعالیٰ کا ہے۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اتقاء پرہیزگاری اور ذکر الٰہی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مسائلِ رمضان

تحریر: قاری حضرت گل صاحب بنوں

رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان مرد - عورت - عاقل - بالغ پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت سے انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے - اگرچہ نابالغ پر روزہ فرض نہیں - مگر عادت ڈالنے کے لیے بالغ ہونے سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا عادی بنایا جائے - کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے - کہ بچّہ سات برس کا ہو جائے تو اُسے نماز کا حکم دو - اور اگر دس برس کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے اُسے مارو - اِسی طرح جب روزے کی طاقت ہو جائے تو جس قدر وہ روزے رکھ سکتا ہے رکھوانا چاہیئے۔

صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانا پینا اور خواہشات نفسانی سے رکنے کا نام روزہ ہے - روزہ میں نیت کا ہونا شرط ہے - اگر کوئی شخص روزہ کی نیت کئے بغیر صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے وغیرہ سے بچا رہا تو وہ روزہ نہ ہوگا۔

روزہ توڑنے والی چیزوں کو مفسدات روزہ بھی کہتے ہیں - یہ دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔ جن سے صرف قضا روزہ واجب ہوتا ہے وہ یہ ہیں - (۱) روزہ دار کے منہ میں کسی نے زبردستی کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق میں اتر گئی - (۲) قے آئی اور وہ زبردستی حلق میں لوٹائی - (۳) روزہ یاد تھا - کلی کرتے وقت بغیر ارادہ کے پانی حلق میں اتر گیا۔ (۴) قصداً منہ بھر کر قے کر ڈالی - (۵) کنکری، گٹھلی، مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا - جبکہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو - (۶) نسوار لینا - (۷) کان میں تیل ڈالنا - (۸) دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل جانا - اگر خون تھوک سے زیادہ ہو - (۹) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھا لی اور پھر معلوم ہُوا کہ صبح ہو چکی تھی - (۱۰) بھولے سے کچھ کھا پی لیا - اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا - پھر قصداً کھایا پیا - (۱۱) ابر یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ سورج ڈوب گیا ہوگا - روزہ افطار کر لیا - حالانکہ دن باقی تھا - (۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دِنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ دیا - (۱۳) ناک یا کان میں دوا ڈالنا (۱۴) سر کے زخم میں ایسی دوا لگانا جو دماغ تک پہنچ جائے - یا پیٹ کے زخم میں ایسی دوا لگانا جو پیٹ میں پہنچ جائے۔ (۱۵) حقّہ پینا - بیڑی اور سگریٹ پینا - (۱۶) دانتوں میں سے گوشت کا ٹکڑا یا ریشہ یا اور کسی کاغذ کا ریشہ اٹکا ہُوا خلال یا زبان سے نکال کر نگل لیا جائے - جبکہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا - اور اگر منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو خواہ وہ چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ جائے گا - اور قضا لازم ہو گی۔ (۱۷) بلا عذر رمضان شریف کے روزے نہ رکھنا - (۱۸) تمام رمضان روزے کی نیت نہ کرنا اور کھاتے پیتے رہنا - رمضان میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا ہو تو شام تک کھانا پینا جائز نہیں - روزہ داروں کی طرح رہنا چاہیئے - ان سب صورتوں میں قضا لازم آتی ہے کفارہ نہیں - جہاں تک جلد ہو سکے قضا روزے رکھ لینا چاہیئے - قضا روزے لگا تار اور فاصلے سے دونوں طرح رکھنا جائز ہے اگر پہلے رمضان کے روزے باقی ہیں اور دوسرا رمضان آگیا تو اس رمضان کے روزے رکھنے کے بعد قضا روزے رکھے - اگر کسی نے نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تو اِس کی قضا واجب ہے - اگر کسی میں قضا روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو - جیسے بہت بوڑھا ہو گیا ہو - یا ایسا بیمار ہو کہ صحت کی اُمید نہ رہے تو اِس وقت روزوں کے بدلے فدیہ دیا جائے - روزے کا فدیہ ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کے برابر ہے - جیسے ایک مسکین کو روزانہ دیں یا پیٹ بھر صبح و شام کھانا کھلائیں۔

روزے کا کفارہ:- کفارہ صرف ماہِ رمضان میں روزہ قصداً توڑ دینے سے ہے - دوسرے روزوں کے لیے نہیں چاہے وہ رمضان کے قضا روزے ہی کیوں نہ ہوں - روزہ توڑنے کی اِن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے - (۱) ماہِ رمضان میں روزہ کی حالت میں قصداً صحبت کرنا - (۲) ایسی چیز جو غذا اور دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہو - قصداً کھائی جائے - (۳) فصد کھلوائی یا تیل ڈالا یا سرمہ لگایا اور یہ سمجھ کر کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا ہے - قصداً کھا پی لیا - ان سب صورتوں میں روزے کی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں - کفارہ کا مطلب یہ ہے کہ دو۲ مہینے لگا تار روزے رکھے - اگر بیچ میں ایک روزے کا بھی ناغہ کر دیا تو از سرِ نو دوبارہ پہلے سے شروع کرنے ہوں گے - اگر حیض کی وجہ سے بیچ میں روزے ناغہ ہو گئے تو پاک ہونے کے بعد فوراً روزے رکھنا شروع کر دیئے جائیں - جب تک کہ ساٹھ پورے نہ ہوں - اور اگر نفاس کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ جائیں تو معاف نہیں - سب روزے دوبارہ شروع کرے۔

(۴) اگر بیماری کی وجہ سے کفّارہ کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو - تو کفارہ کی دوسری صورت یہ ہے کہ ساٹھ۶۰ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ۶۰ مسکینوں کو فی آدمی صدقۂ فطر کے برابر پونے دو سیر گیہوں یا اُن کی قیمت دے - اگر بیماری کی وجہ سے کفّارہ کے روزے بیچ میں چھوٹ جائیں تو تندرست ہونے کے بعد نئے سرے سے روزے رکھیں - اور اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلّہ پونے - دو سیر گندم دیدیا جائے - یا ساٹھ دن تک اُسے دونوں وقت کھانا کھلایا جائے تو بھی جائز ہے - اور اگر ایک ہی رمضان میں کئی روزے توڑ ڈالے - تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا - واللہ اعلم -

درس قرآن

اللہ کے شکر گذار بندے بنو!

از: مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ — مرتبہ: محمد عثمان غنی

(۸)

تو میرے بزرگو اور میرے بھائیو! رب العالمین نے اس لئے فرمایا کہ تمہاری حفاظت کرنے والا ہیں، تمہارا خالق ہیں، تمہیں پالنے والا ہیں۔ تو حضورِ اکرم (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ بندے کو بجائے اس کے کہ کفور بنے، خصیم بنے، اللہ کا نافرمان بنے، کیا کرنا چاہیئے؟ اللہ کا مطیع، اللہ کا شکرگذار بنے۔ اللہ کے شکر کا پھر تقاضا کیا ہے؟ اللہ کی عبادت کرے، اللہ کا صحیح بندہ بنے۔ اس لئے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب انسان صبح اٹھتا ہے تو لازم ہے کہ وہ ہر جوڑ پہ ایک صدقہ دے۔ بھائی! کسی کی آنکھ کی بینائی جاتی رہے اور اسے آپ یہ کہہ دیں کہ بھائی! تجھے آنکھ مل جائے گی، تم بالکل تندرست ہو جاؤگے، جیسے پہلے تھے۔ صرف یہ بات ہے کہ ایک بکرا اللہ کے نام پر ذبح کر دو۔ تو کرے گا کہ نہیں کرے گا؟ اندھے سے پوچھو۔ تو بھائی! تمہاری دونوں آنکھیں لگ جائیں گی، دو بکرے ذبح کردو۔ وہ کہے گا کہ جی میں کپڑے بیچتا ہوں، کھیت بیچتا ہوں، بیوی کا زیور بیچتا ہوں، سب کچھ بیچتا ہوں، میری نظر آ جائے۔ دو بکرے کیا میں چار بکرے ذبح کرنے کو تیار ہوں، اور جو بھائی شل ہیں، لنگڑے ہیں، اگر ان سے کہا جائے کہ تم جو لنگڑے بن گئے، تمہارا کوئی عضو معطل ہو چکا ہے، تم ایک ہی بکرا اللہ کے نام پر دو اور تمہاری یہ تکلیف دُور ہو جائے گی، وہ دو دینے کو تیار ہوگا۔ نیکی قدر تب آتی ہے جب نعمت چلی جاتی ہے۔ قدرِ نعمت بعد از زوال۔ تو اس لئے فرمایا حضورِ انور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہ جب صبح تم اٹھتے ہو تو ہر عضو کے بدلے ہیں، ہر جوڑ کے بدلے ہیں ایک صدقہ دو۔ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ایک حدیث مقدس میں انسان کے بدن میں ۳۶۰ موٹے موٹے جوڑ ہیں اور چھوٹے تو ہزاروں ہیں۔ تو ہر جوڑ کے بدلے میں ایک قربانی دے، ایک صدقہ دے۔ اگر ایک بکرا فی جوڑ ذبح کرے تو تین سو ساٹھ بکرے بن جاتے ہیں ایک دن کے، تو پھر حساب لگالیں، سال کا لگائیں، پھر ستر سال عمر ہو تو اس کا حساب لگائیں سب کچھ ختم ہو جائے لیکن بکروں کا سلسلہ ختم نہ ہو۔ اس لئے امام الانبیاء (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ كُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ كُلُّ تَحْمِيدٍ صَدَقَةٌ — اور اسی پر میں بات کر رہا تھا مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ ہو — كُلُّ تَحْمِيدٍ صَدَقَةٌ، كُلُّ تَكْبِيرٍ صَدَقَةٌ، سُبْحَانَ اللهِ صَدَقَةٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ فرمایا دیکھو میری امّت کے افراد! اے میری محبوب امّت! تمہیں میں ان صدقوں سے بچاتا ہوں، بات بتاتا ہوں۔ اگر تم نے سبحان اللہ کہہ دیا، ایک بکری ذبح کرنے کا ثواب مل گیا، تم نے لآ الٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ پڑھا، ایک بکرا ذبح کرنے کا ثواب مل گیا۔ تم نے کسی کو نیکی کا حکم دے دیا، ایک بکرا ذبح کرنے کا ثواب مل گیا، تم نے کسی کو برائی سے بچنے کا حکم دے دیا، تمہیں ایک بکرا ذبح کرنے کا ثواب مل گیا۔ تو اب اندازہ لگالیں۔ ہم سارا دن گپیں مارتے رہتے ہیں، جھوٹ کہتے ہیں، سب کہتے ہیں، منہ سے لگے ہی رہتے ہیں، بیکار باتیں ہم کرتے ہیں۔

حالانکہ مسلمان کی شان یہ ہے هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ٥ (المؤمنون ۳) مسلمان لغو کاموں سے اور لغو باتوں سے منہ موڑنے والا ہے۔ مسلمان سمجھتا ہے میری بڑی قیمتی زندگی ہے۔ بھائی! میں نے ابھی عرض کیا کہ ہمارے ذمّے تین سو ساٹھ قربانیاں روزانہ ہیں اور ہمیں فرمایا تم تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھ لو سبحان اللہ، تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھ لو الحمد للہ، لآ الٰہ الاّ اللہ پڑھ لو، کسی کو نیکی کا حکم دے دو، اور ایک حدیث میں فرمایا۔ وَاِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔ راستے سے جاتے ہوئے کانٹے کو ہٹا دیا اس نیّت کے ساتھ کہ اللہ کی کسی مخلوق کے پاؤں میں نہ چبھ جائے۔ شیشے کو ہٹا دیا۔ گندے پانی کی نالی کو صاف کر دیا۔ راہ چلتی بچیوں پر آوازے کسنے والے کو روک دیا۔ فرمایا۔ اس پر بھی تمہیں ایک قربانی کا ثواب مل جائے گا۔

میرے بھائیو! حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہنم سے بچانے کے لئے بڑی کوشش فرمائی۔ کاش! امّت حضورؐ کی تعلیمات پر عمل کرلے۔ امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک حدیث میں فرماتے ہیں کہ میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے آگ جل رہی ہو اور اس آگ میں حشرات الارض، پروانے، پتنگے گرنے والے ہوں اور کوئی آدمی ان کو بچانے والا ہو۔ فرمایا تم آگ میں گرنا چاہتے ہو، میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر کھینچ رہا ہوں کہ جہنم میں مت جاؤ۔ (اللہ تعالیٰ اطاعت کی توفیق عطا فرمائے)

پھر آگے چل کر آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اچھا! اگر تم یوں بھی نہیں کر سکتے تو پھر ہم چھوٹی سی بات بتا دیتے ہیں۔ دو رکعت نماز چاشت کی ان تین سو ساٹھ قربانیوں کے بدلے میں کافی ہے۔

تو بہرحال عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے نبی مختارؐ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فرمایا کہ تم جب صبح اٹھتے ہو تو تمہیں ہر جوڑ کے بدلے

ہیں ایک قربانی دینی چاہیئے اللہ کے لیئے صدقے کے طور پر۔ کہ اللہ نے تمہیں صحیح سلامت اٹھایا۔ اگر وہ نہ دے سکو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو۔ وہ بھی نہ کر سکو تو روزانہ دو رکعت نماز چاشت پڑھ لو۔— اور اسی حدیث سے مسئلہ نکالتے ہیں ملّا علی قاریؒ وغیرہ کہ تمام نوافل گھر پڑھنے بہتر ہیں لیکن چاشت کی نماز مسجد میں جا کر ادا کریں۔ نفلوں کے متعلق بھی فیصلہ ہے کہ گھر میں پڑھنے زیادہ بہتر ہیں بہ نسبت مسجد کے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں لَا تَجْعَلُوا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا۔ تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ — قبروں میں کوئی نماز نہیں پڑھتا، گھروں میں کبھی کبھی نفل پڑھا کرو۔ تاکہ تمہارے گھر کا سارا ماحول دینی ہو جائے۔ بیٹھ کر اللہ اللہ کیا کرو تاکہ سارے گھر میں انوارِ الٰہیہ نازل ہوں (باقی آئندہ)

بقیہ: ماہ رمضان کی فضیلت و عظمت

طمع میں قرآن مجید سناتا ہے اس سے وہ بہتر ہے جو اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے پڑھائے۔ اگر اجرت مقرر کر کے قرآن مجید سنایا جائے تو نہ امام کو ثواب ہو گا نہ مقتدیوں کو، اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث و فقہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

عرق النسا یا ٹانگ کا درد
یہ ایک موذی مرض ہے جس میں ساری ٹانگ میں درد ہوتا ہے مریض لنگڑا کر چلتا ہے۔
ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اس مرض میں پانچ سال مبتلا رہا۔ ہزاروں روپے خرچ کئے دیگر ج گوگل سے مجھے آرام ہوا۔ مکمل کورس چھ روپے
الحاج حکیم محمد عبداللہ فاضل طب جراحت پاپڑ منڈی عالی ہو فون ۱۵۰۹

ذیابیطس کے نئے پرانے مریضوں کے لئے خاندانی مجربات
کریمی
ذیابیطس شوگر
پیشاب بار بار آنا پیشاب میں شکر آنا گردوں کا کمزور ہو جانا بدن کا لاغر یا سوکھ جانا مثانہ کا کمزور ہو جانا چہرہ بے رونق سستی، کاہلی تھکاوٹ چڑچڑاپن، پیاس کی شدت معدہ اور جگر کا فعل خراب اعضائے رئیسہ کی کمزوری ذیابیطس کے مریضوں کیلئے کریمی ہزاروں کی آزمودہ قیمت فی شیشی چھ روپے علاوہ ڈاک خرچ (نوٹ) مرد و عورت دونوں کیلئے مفید
خاندانی حکیم محمد اشفاق دہلوی، کریمی دواخانہ دہلوی رجسٹرڈ
۱۵ ریلوے روڈ چوک میو ہسپتال لاہور، فون نمبر ۶۱۲۴۳

مقدس ترین خواتین ★

محمد سلیم ضیاء
لاہور

حضرت ام الفضل بنت حارث

ان کا نام لبابہ، کنیت ام الفضل اور لقب کبریٰ تھا۔ والدہ کا نام ہند بنت عوف تھا۔ خواتین عرب میں یہ رتبہ و فضیلت آپ ہی کو حاصل ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہؓ کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔ باقی تمام عورتیں ان کے بعد اسلام لائیں۔ آپ کے شوہر کا نام حضرت عباس بن عبد المطلبؓ تھا۔ جن کے ساتھ آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی آپ بڑی عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں۔ کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ آپ جمعرات اور سوموار کو ہمیشہ روزہ رکھتی تھیں۔ بڑی فیاض اور سخی تھیں۔ آپ بڑی عالم اور فاضل خاتون تھیں۔ ایک مرتبہ ام الفضل رضی اللہ عنہا نے رسول اللہؐ سے عرض کیا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ آپ کے اعضاء مبارک میں سے ایک عضو میرے گھر میں ہے۔ آپ نے فرمایا "انشاء اللہ خیر! یہ کہکر آپ نے اس کی تعبیر یوں کی۔ میری بیٹی فاطمہؓ کے گھر لڑکا پیدا ہو گا۔ اور تم اس کو اپنا دودھ پلاؤ گی۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے گھر امام حسینؓ پیدا ہوئے تو حضرت ام الفضل نے ان کو دودھ پلایا۔ اور ان کی کفالت کی۔

آپ کی اولاد کے نام یہ ہیں۔ ابوالفضل عبداللہ۔ عبیداللہ۔ معبد۔ عبدالرحمٰن قثم اور ام حبیبہ۔ یہ سارے بڑے ہی نیک اور زاہد و عابد تھے۔

آپ نے حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت ام ایمنؓ

ان کا نام برکہ اور کنیت ام ایمن ہے حبشہ کی رہنے والی تھیں اور حضورؐ کے والد حضرت عبداللہ کی کنیز تھیں حضورؐ کی ابتدائی تربیت میں آپ کا بڑا ہاتھ ہے۔ آپ کا پہلا نکاح عبید بن زید سے ہوا۔ جو جنگ حنین میں شہید ہو گئے تھے۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں میں شریک تھیں کندھوں پر مشکیزہ اٹھائے زخمی مجاہدین کو پانی پلاتی رہیں۔ اور ان کی مرہم پٹی کرتی رہیں۔ آپ کو حضورؐ سے بڑی محبت تھی۔ خود حضور اکرمؐ بھی ان کا بڑا احترام کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ ام ایمن میری ماں ہیں۔

ان کے علم و فضل کا یہ حال تھا کہ کئی بڑے بڑے لوگ ان سے درس حدیث لیا کرتے تھے۔ آپ نے عمر بھر اسلام کی تبلیغ کی۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں وفات پاگئیں۔

حضرت ام سلیمؓ

آپ کا نام رمیلہ تھا۔ کنیت ام سلیم تھی۔ والد کا نام ملحان بن خالد بن زید تھا۔ والدہ کا نام ملیکہ تھا۔

حضرت انسؓ ان ہی کے صاحبزادے تھے۔ جو رسول کریمؐ کے مشہور صحابی تھے۔ پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا تھا۔ جو بعد میں وفات پا گئے تھے۔ دوسرا نکاح ابو طلحہؓ سے ہوا جو آپ کی نصیحت و وعظ سے دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے تھے۔

بڑے مضبوط ارادے کی عورت تھیں۔ کئی لڑائیوں میں مردوں کے دوش بدوش جہاد میں شریک ہوئیں۔ جنگ خیبر، حنین اور اُحد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور ان کو پانی پلاتی رہیں۔ بڑی عقلمند و باکمال اور حاضر دماغ خاتون تھیں۔ بڑی عالم حدیث تھیں۔

حضرت ام حکیم

آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت ولید تھا۔ والد کا نام حارث بن ہشام تھا۔ بڑی تیر انداز اور تیغ زن خاتون تھیں۔ جنگ یرموک میں اپنے شوہر حضرت عکرمہ کے ساتھ شریک ہوئیں اور بڑی شجاعت سے لڑیں۔ آپ کے شوہر اس جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ دوسرا نکاح خالد بن سعید بن عاصؓ سے ہوا۔ جو دمشق کے قریب رومیوں کے خلاف لڑتے ہوئے شہادت کا جام نوش کر گئے تھے

فضائلِ رمضان المبارک

محمد اکبر۔ساہیوال

هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ (الحدیث)

(ترجمہ) یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔ رمضان المبارک کے تین حصے ہیں، رحمت اور مغفرت اور دوزخ سے خلاصی۔ اسی طرح آدمی بھی تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ لوگ جن کے اوپر گناہوں کا بوجھ نہیں ان کے لیے شروع ہی سے رحمت و انعام کی بارش ہو جاتی ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو معمولی گنہگار ہیں ان کے لیے کچھ حصہ روزہ رکھنے کے بعد ان روزوں کی برکت اور بدلہ میں مغفرت اور گناہوں کی معافی ہوتی ہے۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو زیادہ گنہگار ہیں ان کے لیے زیادہ حصہ روزہ رکھنے کے بعد آگ سے خلاصی ہوتی ہے۔

روزہ کے آداب:۔ مشائخ نے روزہ کے آداب میں چھ امور تحریر فرمائے ہیں کہ روزہ دار کو ان کا اہتمام ضروری ہے۔

اوّل۔ نگاہ کی حفاظت کہ کسی بے محل جگہ پر نہ پڑے حتیٰ کہ کہتے ہیں کہ بیوی پر بھی شہوت کی نگاہ نہ پڑے پھر اجنبی کا کیا ذکر اور اسی طرح کسی لہو و لعب وغیرہ ناجائز جگہ پر نہ پڑے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو شخص اس سے اللہ کے خوف کی وجہ سے بچ رہے حق تعالیٰ جل شانہٗ اس کو ایسا نور ایمانی نصیب فرماتے ہیں جس کی حلاوت اور لذت قلب میں محسوس کرتا ہے۔

دوسری چیز۔ زبان کی حفاظت ہے۔ جھوٹ، چغلخوری، لغو بکواس، غیبت، بدگوئی، بدکلامی جھگڑا وغیرہ سب چیزیں اسی میں داخل ہیں۔ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے۔ اس لئے روزہ دار کو چاہیئے کہ زبان سے کوئی فحش بات یا جہالت کی بات مثلاً تمسخر جھگڑا وغیرہ نہ کرے اگر کوئی دوسرا جھگڑنے لگے تو کہدے کہ میرا روزہ ہے۔ اگر وہ بیوقوف ناسمجھ ہو تو اپنے دل کو سمجھائے کہ تیرا روزہ ہے۔ تجھے ایسی لغویات کا جواب دینا مناسب نہیں ہے خصوصاً غیبت اور جھوٹ سے تو بہت ہی احتراز ضروری ہے کیونکہ بعض علماء کے نزدیک اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

تیسری چیز:۔ جس کا روزہ دار کو اہتمام ضروری ہے وہ کان کی حفاظت ہے ہر مکروہ چیز سے جس کا کہنا اور زبان سے نکالنا ناجائز ہے۔ اس کی طرف کان لگانا اور سننا بھی ناجائز ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غیبت کا کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

چوتھی چیز:۔ باقی اعضاء بدن مثلاً ہاتھ کا ناجائز چیز کے پکڑنے سے پاؤں کا ناجائز کی طرف چلنے سے روکنا اور اسی طرح پیٹ کا افطار کے وقت مشتبہ چیز سے محفوظ رکھنا۔ جو شخص روزہ رکھ کر حرام مال سے افطار کرتا ہے اس کا حال اُس شخص کا سا ہے کہ کسی مرض کے لیے دوا استعمال کرتا ہے مگر اس میں تھوڑا سا سنکھیا بھی ملا لیتا ہے کہ اس مرض کے لیے تو وہ مفید ہو جائے گا مگر یہ ساتھ ہی ہلاک بھی کر دے گا۔

پانچویں چیز۔ افطار کے وقت حلال مال سے بھی اتنا زیادہ نہ کھانا کہ شکم سیر ہو جائے۔ اس لیے کہ روزہ کی غرض اس سے فوت ہو جاتی ہے۔ مقصود روزہ سے قوت شہوانیہ اور قوت بہیمیہ کا کم کرنا ہے۔ اور قوت نورانیہ اور قوت ملکیہ کا بڑھانا ہے۔ گیارہ مہینے تک بہت کچھ کھایا ہے اگر ایک مہینہ بھی کچھ کمی ہو جائے گی تو کیا جان نکل جاتی ہے مگر ہم لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ ہم رمضان میں سحری اور افطار کے وقت وہ وہ چیزیں کھاتے ہیں جو غیر رمضان میں ہم نے کبھی استعمال نہیں کیں۔

چھٹی چیز:۔ روزہ دار کے لیے ضروری ہے کہ روزہ رکھنے کے بعد بھی ڈرتے رہنا ضروری ہے نہ معلوم یہ روزہ قابل قبول ہے یا نہیں اور اسی طرح ہر عبادت کے ختم پر نہ معلوم کوئی لغزش ہو جائے جس کی وجہ سے منہ پر ماردی جائے۔

بزرگ ساتویں چیز اور بھی بتاتے ہیں کہ دل کو اللہ کے سوا کسی چیز کی طرف بھی متوجہ نہ ہونے دے۔

حضرت کعب بن عجزہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ قریب ہو گئے۔ جب حضور نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سُنی جو پہلے کبھی نہیں سُنی تھی آپ نے فرمایا کہ اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے۔ جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو جیو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو جیو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جیو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین

اس حدیث میں حضرت جبرئیلؑ نے

تین بد دعائیں دی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں پر آمین فرمائی۔ اول جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بد دعا ہی کیا کم تھی اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین نے تو جتنی سخت بد دعا بنا دی وہ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان تینوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ در منثور کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور سے کہا کہ آمین کہو تو پھر حضور نے آمین کہا جس سے اور بھی اہتمام معلوم ہوتا ہے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی افطار کے وقت۔ دوسرے عادل بادشاہ کی تیسرے مظلوم کی جس کو حق تعالیٰ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا کسی مصلحت سے کچھ دیر ہو جائے تو اور بات ہے۔

در منثور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جب رمضان شریف آجاتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدل جاتا تھا اور نماز میں اضافہ ہو جاتا تھا اور دعا میں بہت عاجزی فرماتے تھے اور خوف غالب ہو جاتا تھا۔ دوسری روایت میں فرماتی ہیں کہ رمضان کے ختم تک آپ بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ رمضان میں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو حکم فرما دیتے ہیں کہ اپنی اپنی عبادت چھوڑ دو اور روزہ دار کی دعا پر آمین کہا کرو۔ بہت سی روایات سے رمضان کی دعا کا خصوصیت سے قبول ہونا معلوم ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور سچے نبی کا نقل کیا ہوا ہے تو اس کے پورا ہونے میں کچھ تردد نہیں ہے۔

روزہ کے مفسدات کا بیان :-

مفسدات ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ دوسری وہ جن سے قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔ جن سے صرف قضاء واجب ہوتی ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی وہ حلق سے اتر گئی۔
۲۔ روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد پانی حلق میں اتر گیا۔ ۳۔ قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹا لی۔ ۴۔ قصداً منہ بھر کے قے کر ڈالی۔ ۵۔ کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کاٹ کر نگل گیا۔ ۶۔ دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر نگل گیا جبکہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اور اگر منہ سے نکال کر پھر نگل لیا جائے تو چاہے چنے سے کم ہو روزہ ٹوٹ گیا
۷۔ کان میں تیل ڈالا۔ ۸۔ ناس لیا۔
۹۔ دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا جبکہ خون تھوک پر غالب ہو۔
۱۰۔ بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھا لیا یا پی لیا۔ ۱۱۔ یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھا لی اور پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔ ۱۲۔ رمضان شریف کے سوا اور تمام دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا۔ ۱۳۔ ابر یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا حالانکہ ابھی دن باقی تھا۔ ان تمام صورتوں میں سے کوئی بھی پیش آئے تو قضاء واجب ہے

جن میں قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں

۱۔ ایسی چیز کھا لی جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔
۲۔ قصداً صحبت کر لی۔ ۳۔ قصداً سرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اسے کھانا پینا درست نہیں بلکہ شام تک رکا رہے اسی طرح مسافر اگر دن ہی کو اپنے گھر واپس آ جائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا حیض نفاس والی عورت پاک ہو جائے یا مجنون تندرست ہو جائے تو ان لوگوں پر باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا چاہیئے۔

روزہ کے مستحبات:- ۱۔ سحری کھانا ۲۔ رات سے نیت کرنا۔ ۳۔ سحری اخیر وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے پہلے یقیناً فارغ ہو جائے۔ ۴۔ افطار میں جلدی کرنا۔ ۵۔ غیبت جھوٹ گالی گلوچ وغیرہ بری باتوں سے بچنا۔ ۶۔ چھوہارے یا کھجور اگر نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا۔

روزہ کے مکروہات:- ۱۔ گوند چبانا یا اور کوئی چیز منہ میں ڈالے رکھنا۔ ۲۔ کلی یا ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ کرنا۔ ۳۔ منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا۔ ۴۔ جھوٹ بولنا گالی گلوچ کرنا۔ بے قراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا۔ ۵۔ نہانے کی حاجت ہو تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک مؤخر کرنا۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۱۔ سرمہ لگانا۔ ۲۔ بدن پر تیل لگانا۔ ۳۔ ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا ۴۔ مسواک کرنا اگرچہ تازہ ہو۔ ۵۔ خوشبو لگانا یا سونگھنا۔ ۶۔ بھولے سے کچھ پی لینا۔ ۷۔ خود بخود بلا قصد قے ہو جانا اور تھوک نگلنا۔ ۸۔ بلا قصد مکھی یا دھواں حلق میں اتر گیا۔ ان تمام چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

تراویح کا بیان:- صرف ماہ رمضان المبارک میں نماز عشاء کے بعد بیس رکعت تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہیں اور افضل یہ ہے کہ ایک ایک سلام سے دو دو رکعت پڑھی جائیں اور ہر چار رکعت کے بعد بقدر چار رکعت کے بیٹھ کر درود شریف اور تسبیح پڑھنے میں وقت صرف کیا جاوے۔ تسبیح مندرجہ ذیل کا تین مرتبہ پڑھ لینا پسندیدہ امر ہے...

تسبیح تراویح !- سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَنَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ

نماز تراویح با جماعت پڑھنا سنت

مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی اگر محلے کی مسجد میں نماز تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہوں گے۔ اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرے تو جائز ہے۔

نماز تراویح میں پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کرنا سنت ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے لیکن دو تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اسی وقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو۔ ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کرنے میں لوگوں کی سستی کا لحاظ نہ کیا جائے کھڑے ہونے کی طاقت کے ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے۔ بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں ایسا کرنا مکروہ ہے۔

بقیہ: ماہ مقدس رمضان میں معرکہ انتخاب

آیئے ان گھڑیوں میں جہاں ایک طرف خدائے برتر کے حضور گڑگڑا کر ملک وملت کی بہتری کے لیے دعائیں کریں۔ وہاں دوسری طرف علیم وخبیر مالک سے عہدو پیماں کریں کہ

اے اللہ ہماری سابقہ لغزشوں کو معاف فرما ہم عہد کرتے ہیں کہ اب کے ہم ان خودساختہ معبودوں کے طلسم سامری کو غرق نیل کر کے دنیا میں تیری حاکمیت کا ڈنکا بجائیں گے اور ان الحکم الا للہ کے نعرہ یوسفی کی جلوہ ریزیوں سے جہان رنگ وبو کو بقعہ نور بنائیں گے۔

اگر ان محبت و خلوص بھرے جذبات کے ساتھ ہم نے رمضان المبارک کے چاند کا استقبال کیا تو یقین ہے کہ مالک الملک کی حقیقی نصرت و مدد ہمارے ساتھ ہوگی۔

اور وہ شیاطین الانس والجن جو ان مبارک گھڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں وہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیئے جائیں گے اور ابواب رحمت ہمیشہ کے لیے وا ہو کر رہ جائیں گے جب کہ ابواب جہنم ہمیشہ کے لیے بند!

اگر ان جذبات کے ساتھ آنے والے مہمان کا استقبال کیا گیا اور تقوی کے بلند ترین مدارج کے حصول کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی تو یہ دنیا دارالامن ودارالعدل بن جائے گی اور پھر اس دنیا میں زبردست وزیردست کی تفریق خود بخود ختم ہو جائے گی بھیڑ اور بھیڑیا ایک گھاٹ سے پانی پی کر عمر ثانیؒ کے دور مسعود کی یاد تازہ کر دیں گے۔

مستقبل کا نقشہ ہمارے کردار کا منتظر ہے اور اہل حق کا انتخابی نشان کھجور ہمارا چشم براہ! فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

دعائے مغفرت کی درخواست

● احقر کے ماموں حاجی محمد شریف صاحب کا لائل پور میں اور برادر محترم حاجی بشیر احمد صاحب کی خالہ کا راولپنڈی میں انتقال ہو گیا ہے۔ قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

● واہ کینٹ میں درس قرآن کی چھٹی سالانہ تقریب کے اختتام پر جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب دامت برکاتہم نے حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات دینیہ کا مفصل تذکرہ فرمانے کے بعد ان کے لئے ایصال ثواب کرتے ہوئے دعائے مغفرت بھی فرمائی۔ (احقر محمد عثمان غنی)

اعصاب کی طاقت کے لئے بہترین دوا

حب سلاجیت کمپونڈ خالص سلاجیت، کشتہ فولاد اور دیگر قیمتی ادویات سے تیار کی جاتی ہیں۔

اعصاب کو بے پناہ طاقت دیتی ہیں کمر، پٹھوں اور جوڑوں کے درد کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتی ہیں بلغم، کھانسی معدے وجگر کی خرابی کا علاج ہیں۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہیں اور پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں تبخیر معدہ کو دور کرتی ہیں بوڑھوں کے دق کا علاج ہیں مردوں اور عورتوں کے پیچیدہ امراض میں حد درجہ مفید ہیں

قیمت سو گولی ۱۰ روپیہ، پچاس گولی ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

خالص سلاجیت مصفّٰی

۲ روپے تولہ حاصل کر سکتے ہیں

ملنے کا پتہ

حکیم مختار احمد الحسینی گولڈ میڈلسٹ

معیاری دوا خانہ، پانی والا تالاب، لاہور

(8048)

مراسلہ

اسلام کا اخلاقی عطیہ

یورپ کا نظام اخلاق بھی مسلمانوں کے اثر سے خالی نہیں رہا۔ آج ایک یورپین کو آزادی اور رواداری کی قدروں پہ ناز ہے۔ وہ انسان کے ضمیر، خیال اور عقیدہ کی آزادی کے حق کو اپنی تہذیب کا نہایت اہم اور بنیادی عنصر سمجھتا ہے لیکن یورپ کی تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ اس کی مذہبی تاریخ کے صفحات خون انسان سے رنگین ہیں۔ جس وقت مسلمان مذہب اور ضمیر کے معاملات میں اصول آزادی و رواداری پر عمل پیرا تھے۔ عیسائی یورپ بدترین سے بدترین مذہبی تعصب کی مثالیں پیش کر رہا تھا مسلمانوں کی تاریخ میں شائد مثالیں نہ ملیں۔ کہ انہوں نے مذہبی تعصب کی بنا پر انسانوں سے وہ سلوک روا رکھا ہو جو کیتھلک نے خود عیسائیوں کے ساتھ کیا۔

اعلان حق کے جرم میں برونو (BURANA) کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ کیتھلک یورپ کے دامن پر ایک خونی داغ ہے۔ صلیبی جنگوں میں باوجود سخت آزمائش کے سلطان صلاح الدین نے مسجد کے بدلے کبھی گرجا نہیں گرایا۔ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ کے علاوہ شجاعت، صداقت عدل، رواداری اور حوصلہ مندی کی وہ مثالیں نہیں ملیں گی۔ جو مسلمانوں کی تاریخ میں ملتی ہیں۔

سپین کے مشہور ہیرو المنصور کا یہ دعویٰ تھا کہ اگرچہ اس نے میدان جنگ میں اپنے دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ لیکن اس نے کبھی کسی دشمن کی عزت و آبرو پر حملہ نہیں کیا اور اس کو ذلیل وخوار نہیں کیا۔ یورپ کے ادب میں جو بہادری کے قصے ملتے ہیں وہ سپین کے عربوں کی شجاعت و حوصلہ مندی کی جھلک ہیں۔

اس تاریخی شہادت کے پیش نظر تہذیب جدید کو کلی طور پر اسلام کے منافی نہیں سمجھا جا سکتا۔ درحقیقت آج کوئی تہذیب و تمدن قطعاً "قومی" ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی ہے۔ دنیا کے تمام ممالک سمٹ کر ایک واحد ملک ہوتے جا رہے ہیں۔ تمام وہ دیواریں جو اقوام کے درمیان حائل تھیں، ایک ایک کر کے گر رہی ہیں۔ نیشنل ازم کا غلط تصور جو ابتک یورپ پر حاوی رہا ہے فرسودہ اور پرانا ہوتا جا رہا ہے۔ آج مسلمانوں کا مذہبی فرض یہ ہے کہ وہ تمام انسانیت کو ایک مرکز پر لائیں۔ اسلامی تہذیب و تمدن کو قدرتاً بین الاقوامی ہونا چاہیئے کیونکہ اسلام ایک عالمگیر اور بین الاقوامی نظریہ اور نظام ہے۔ دنیا کی کسی تہذیب میں اگر کوئی اچھی اور صالح چیز ہو اسے اپنانا چاہیئے۔

۱۳ر نومبر ۱۹۷۰ء کا شمارہ

انتخاب نمبر

ہوگا

جس کی قیمت ۵۰ پیسے ہو گی۔ ایجنٹ حضرات اپنی مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرما دیں (مینیجر)

بقیہ: اسلامی تعلیمات

ہے۔ اس کے علاوہ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود بھی اپنی زبان مبارکہ سے کلام پاک کی تشریح فرمائی اور اپنے عمل سے بھی احکام کی وضاحت کر دی ہے۔ حضورِ اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد آپؐ کے صحابہ کرام رضؓ نے پھر امّت کے بہت سے علماء کرام نے قرآن پاک کی تفسیر و تشریح کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ دنیا کی شاید ہی کوئی ایسی زبان ہو جس میں قرآن کی تفسیر نہ لکھی گئی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ہر زبان میں چھوٹی بڑی سینکڑوں تفسیریں موجود ہیں۔ ہر طبقے اور ہر خیال کے عالموں نے اپنے اپنے انداز میں اللہ تعالےٰ کے کلام کی تشریح کی ہے۔ تفسیروں سے کلام اللہ کے سمجھنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے جس میں کبھی بھی تبدیلی یا کمی بیشی نہیں کی جا سکتی، انسان کے خیال میں ردّ و بدل ہو سکتا ہے مگر قرآن کبھی نہ بدل سکے گا۔ بقولِ شاعر ؎

دن رات بدلتے رہتے ہیں
قرآن نہ بدلا جائے گا!

تو بچو! افسوس کہ میں تمہیں صرف قرآن مجید، سنتِ نبوی اور قرآن کی تفسیر کے متعلق بتا سکی۔ انشاء اللہ آئندہ صفحہ حدیثِ رسولؐ، فقہ اور کلام کے بارے میں ہوگا۔ دعا کریں کہ خداوند کریم مجھے استطاعت بخشے اور میں گاہ گاہ ننھے منے بچوں کی خدمت کرتی رہوں۔ آمین!

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ . . .

اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک "پاکستان" میں "اسلامی نظام" کیوں نافذ نہ ہو سکا؟
"اسلامی نظام" اور "اسلامی دستور" کا نعرہ لگا کر کس طرح "مودودی جماعت" نے اسلامی نظام کا راستہ روکا؟
انکارِ حدیث میں "پرویز" سے خطرناک موقف اور "غلام احمد قادیانی" کی طرح نئی شریعت کے بانی ہونے کے باوجود "مودودی" محافظِ اسلام قرار پاتا ہے؟
مودودی جماعت "اسلام" اور "ملتِ اسلامیہ" کے خلاف اہلِ مغرب کی طرف سے کیا ایک خطرناک سازش نہیں ہے؟
مودودی جماعت کیا اس اسلام کو نافذ کرنا چاہتی ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں قائم فرما گئے تھے؟
"حقیقی اسلام" اور "مودودی کے اسلام" میں کیا کوئی قدرِ مشترک موجود ہے؟

——— اس طرح کے بے شمار سوالوں کے جواب ——— نیز

"اصلی" اور "خالص اسلام" کے نام پر نئی فرقہ بندی کی نقاب کشائی۔ "جماعتِ اسلامی" اور اس کے بانی "ابوالاعلیٰ مودودی" کے عقائد کا تحقیقی مطالعہ۔ مودودی ازم پر پہلی جامع ترین کتاب جو بے لاگ تحقیق، دلآویز اسلوب بیان اور سنجیدہ طرزِ استدلال میں خصوصی امتیاز رکھتی ہے۔

پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کی جدوجہد اور ابوالاعلیٰ مودودی

تالیف

مولانا بشیر احمد حامد حصاری مہتمم جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یارخان

آفسٹ چھپائی ● قسم اول سفید کاغذ اور پلاسٹک کور ● قسم دوم نیوز پرنٹ پر

انشاء اللہ ۲۵ رجون تک چھپ کر تیار ہو جائے گی کتاب کی اشاعت محدود ہے اسلئے پہلے پیشگی آرڈروں کی تعمیل ہو سکے گی۔ ادارہ کی دیگر نشریات کے سول ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات بھی مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر کے مکمل تفصیلات طلب کریں

ادارہ نشریاتِ اسلام ـ شاہی روڈ رحیم یارخان

بقیہ: مجلس ذکر

آنکھ کا روزہ حتیٰ کہ تمام جوارح کا روزہ ہونا چاہیے۔ اسلام اسلام کا شور مچانے والوں میں کتنے وہ لوگ ہیں جن کو ماضی میں اقتدار کی کرسی ملی انہوں نے اپنے دورِ اقتدار میں رمضان کے احترام کی تو اپیلیں جاری کیں مگر ریڈیو سے اسی طرح فحش گانے نشر ہوتے رہے، ہوٹلوں میں وہی رش رہا۔ سرِعام روزہ کی توہین ہوتی رہی۔ اگر کوئی ہندو ہوتا اور روزہ کی توہین کرتا تو مسلمان اس کی بوٹیاں نوچ لیتے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو رمضان کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، روزہ کا صحیح حق ادا کرنے اور اسلام اور قرآن کی حکومت قائم کرنے کے سلسلے میں علماء اسلام کے ساتھ بھرپور تعاون کرنے کی بیش از بیش توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین!

وزیرآباد میں خدام الدین کا تازہ شمارہ ہمارے سابقہ ایجنٹ نذیر قادری سے حاصل کریں پرچہ گھر پہنچانے کا معقول انتظام ہے مینجر

فولادی — جسم میں جتنا چاہیں خون بھر لیں۔ کمی خون، ضعفِ جگر، ضعفِ معدہ و طاقت کیلئے ایک بہترین ٹانک ہے

معدی — تبخیرِ معدہ، سوءِ مزاج معدہ، قبض دائمی کیلئے بہترین دوائی ہے
ہر اسٹاکسٹ سے طلب فرمائیے:

دہلی دواخانہ رجسٹرڈ، بیرون لوہاری انارکلی ـ لاہور

بچوں کا صفحہ

اسلامی تعلیمات

بیگم قاضی غلام سرور عزیز، کھاریاں

بچو! آج کے صفحہ میں تمہیں قرآن مجید، فرقانِ حمید، سنّتِ نبوی، قرآن کی تفسیر حدیثِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) فقہ اور کلام کے بارے میں کچھ اصطلاحات سمجھاؤں گی جو انسان کے اخلاق و اطوار اور کردار میں کام آسکیں اور جن پر عمل کر کے خداوندکریم کی خوشنودی حاصل ہو اور اگر زندگی نے وفا کی تو پھر کسی دن تمہیں بنیادی عقاید کے بارے میں کچھ عرض کروں گی۔

کتاب سے مراد قرآن مجید ہے جو اسلامی تعلیم کا سرچشمہ ہے اور ہمارے مذہب کی بنیاد — قرآن کریم دنیا میں اللہ تعالےٰ کی آخری کتاب ہے۔ اس کے بعد آج تک نہ کوئی کتاب نازل ہوئی ہے اور نہ قیامت تک ہوگی — اللہ تعالےٰ نے اپنے آخری کلام میں اس کا اعلان یوں فرمایا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورۂ مائدہ ۵: ۳) آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا ہوں اور میں نے تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ دین کے مکمل ہونے کا یہ وہ اعلان ہے جو دنیا کی کسی دوسری کتاب میں بھی نہیں ہے اس پر جس قدر بھی فخر کریں بجا طور پر درست ہے۔ آج قرآن پاک کو نازل ہوئے چودہ سو سال ہو چکے ہیں لیکن یہ کس قدر بڑا معجزہ ہے کہ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی اور اگر کسی قوم نے اس میں رد و بدل کرنے کی مذموم کوشش کی بھی تو دنیا و آخرت میں موجب ذلت ہوئے۔ یہ کتاب اپنی اصلی صورت میں اسی طرح محفوظ ہے اور قیامت تک رہے گی کیونکہ اس کی حفاظت خداوندکریم نے خود اپنے ذمّے لی ہے۔ خداوند قدوس کا ارشادِ گرامی ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (سورہ الحجر ۱۵: ۹) یقیناً ہم نے یہ کتاب نازل کی۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

قرآن مجید کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی ایسی کتاب نہیں جو دنیا میں کامیابی حاصل کرنے اور آخرت میں نجات دلانے کا کامل وسیلہ پیش کرے۔ اس کتاب اللہ میں ہر مشکل کا حل، ہر سوال کا جواب، ہر جرم کی سزا، ہر بیماری کا علاج، حتیٰ کہ زندگی کے ہر شعبے میں ہر چیز کا جواب موجود ہے اور قیامت تک دنیا اس سے ہدایت حاصل کر کے فیضیاب ہوتی رہے گی۔ جو لوگ اسے قبول کریں گے وہی مومن کہلائیں گے اور جو اس پر عمل کریں گے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں فَاَیْنَ تَذْھَبُوْنَ ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۝ (الانفطار ۸۱: ۲۶—۲۸) پھر تم کدھر جا رہے ہو یہ تو ایک کتاب نصیحت ہے تمام جہان والوں کے لئے تم میں سے جو کوئی سیدھا راستہ چلنا چاہے۔ ہمارے دین اور ایمان کی بنیاد یہی کتاب اللہ ہے جو پوری زندگی کے لئے ہدایت دیتی ہے۔

سنّت اسلامی تعلیمات میں کلام اللہ کے بعد دوسرا درجہ سنّت کا ہے۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اقوال اور افعال کو سنّت کہا جاتا ہے۔ آپؐ نے جو کچھ فرمایا اور جو کچھ عمل کر کے دکھلایا وہ ہماری زندگی کا سرمایہ ہے۔ اصطلاحی زبان میں سنّت ان اعمال کو کہتے ہیں جن پر حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عمل رہا ہو۔ اور امت مسلمہ کے مسلسل عمل سے وہ روایات ہم کو پہنچی ہوں۔ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک چلتے پھرتے قرآن تھے کَانَ خُلُقُہٗ الْقُرْاٰن، اللہ تعالےٰ نے جو کچھ فرمایا آپؐ نے کر کے دکھلایا۔

قرآن مجید کے بعد نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنّت کو دوسرا درجہ حاصل ہے اس لئے اللہ تعالےٰ کے کلام کی بہترین تفسیر کرنے والے اللہ کے رسول ہیں۔ انھوں نے دین کے متعلق جو کچھ فرمایا وہ اللہ تعالےٰ کی جانب سے تھا۔ قرآن پاک میں آتا ہے۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ (النجم ۵۳: ۲-۳) وہ اپنی مرضی سے بات نہیں کرتے یہ تو بھیجی ہوئی وحی ہے۔ نبی معصوم ہوتے ہیں ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا، ان کی زندگی سراپا رحمت ہوتی ہے — حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مبارک زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی، اخلاق و اعمال کو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب ۳۳: ۲۱) یعنی تمہارے لئے رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شخصیت میں اچھا نمونہ ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا کہ اے نبی! لوگوں سے کہہ دیجئے اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران ۳: ۳۰) لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

تفسیر قرآن مجید کی تشریح کو تفسیر کہتے ہیں اور جو شخص تفسیر و تشریح کرے اُسے مفسّر کہا جاتا ہے۔ قرآن اللہ کا کلام ہے اور عربی زبان میں ہے اس کے سمجھنے کے لئے خاص قابلیت اور ذہانت درکار ہے اس لئے ضرورت پڑتی ہے کہ اس کے ماہر سے رجوع کریں، تاکہ اچھی طرح سمجھ سکیں اور جن لوگوں کے اندر اتنی استعداد نہیں انہیں سمجھائیں۔ قرآن اپنی تفسیر خود بھی کرتا ہے اس کی ایک آیت دوسری کی تشریح کرتی

(باقی ص۱۸ پر)

ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۴۵

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم: (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ تین مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۲۸۱-۲۲۴ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری DD ۹-۲-۶۷/۹/۳۹ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر ۲ GM/۴۰-۵۲۱۰ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۷ء

نقشہ اوقات سحری و افطاری

بمطابق سٹینڈرڈ ٹائم مغربی پاکستان

رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ — ۱۹۷۰ء (برائے شہر لاہور و مضافات)

ارشاد باری تعالیٰ :-
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (پ ۲ ع ۷)
ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے ایسے ہی فرض کئے گئے ہیں، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

رمضان المبارک

یوم	تاریخ عیسوی	تاریخ ہجری	صبح صادق و اختتام سحری: منٹ	گھنٹہ	افطاری: منٹ	گھنٹہ
اتوار	یکم نومبر	یکم رمضان	۵۷	۴	۱۷	۵
پیر	۲ ،،	۲ ،،	۵۸	۴	۱۶	۵
منگل	۳ ،،	۳ ،،	۵۸	۴	۱۵	۵
بدھ	۴ ،،	۴ ،،	۵۹	۴	۱۴	۵
جمعرات	۵ ،،	۵ ،،	۵۹	۴	۱۳	۵
جمعہ	۶ ،،	۶ ،،	۰	۵	۱۲	۵
ہفتہ	۷ ،،	۷ ،،	۱	۵	۱۱	۵
اتوار	۸ ،،	۸ ،،	۱	۵	۱۰	۵
پیر	۹ ،،	۹ ،،	۲	۵	۹	۵
منگل	۱۰ ،،	۱۰ ،،	۲	۵	۹	۵
بدھ	۱۱ ،،	۱۱ ،،	۳	۵	۸	۵
جمعرات	۱۲ ،،	۱۲ ،،	۴	۵	۷	۵
جمعہ	۱۳ ،،	۱۳ ،،	۵	۵	۷	۵
ہفتہ	۱۴ ،،	۱۴ ،،	۵	۵	۶	۵
اتوار	۱۵ ،،	۱۵ ،،	۶	۵	۵	۵
پیر	۱۶ ،،	۱۶ ،،	۷	۵	۵	۵
منگل	۱۷ ،،	۱۷ ،،	۸	۵	۴	۵
بدھ	۱۸ ،،	۱۸ ،،	۸	۵	۴	۵
جمعرات	۱۹ ،،	۱۹ ،،	۹	۵	۴	۵
جمعہ	۲۰ ،،	۲۰ ،،	۱۰	۵	۳	۵
ہفتہ	۲۱ ،،	۲۱ ،،	۱۱	۵	۳	۵
اتوار	۲۲ ،،	۲۲ ،،	۱۱	۵	۳	۵
پیر	۲۳ ،،	۲۳ ،،	۱۲	۵	۳	۵
منگل	۲۴ ،،	۲۴ ،،	۱۳	۵	۲	۵
بدھ	۲۵ ،،	۲۵ ،،	۱۴	۵	۲	۵
جمعرات	۲۶ ،،	۲۶ ،،	۱۵	۵	۱	۵
جمعہ	۲۷ ،،	۲۷ ،،	۱۵	۵	۱	۵
ہفتہ	۲۸ ،،	۲۸ ،،	۱۶	۵	۱	۵
اتوار	۲۹ ،،	۲۹ ،،	۱۷	۵	۱	۵
پیر	۳۰ ،،	۳۰ ،،	۱۸	۵	۱	۵

شوال کے روزے

یوم	تاریخ عیسوی	تاریخ ہجری	صبح صادق و اختتام سحری: منٹ	گھنٹہ	افطاری: منٹ	گھنٹہ
منگل	یکم دسمبر	یکم شوال	عید الفطر			
بدھ	۲ ،،	۲ ،،	۱۹	۵	۰	۵
جمعرات	۳ ،،	۳ ،،	۲۰	۵	۱	۵
جمعہ	۴ ،،	۴ ،،	۲۱	۵	۱	۵
ہفتہ	۵ ،،	۵ ،،	۲۱	۵	۱	۵
اتوار	۶ ،،	۶ ،،	۲۲	۵	۱	۵
پیر	۷ ،،	۷ ،،	۲۳	۵	۱	۵

روزہ رکھنے کی نیت: وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ط
ترجمہ: اور میں نے ماہ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی۔
روزہ کھولنے کی نیت: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔
ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔

ضروری ہدایات

لاہور کے علاوہ مغربی پاکستان کے دوسرے شہروں کے اوقات سحری و افطاری کے لئے لاہور کے اوقات میں مندرجہ ذیل منٹ جمع اور منفی کرکے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ جمع سے مراد یہ ہے کہ اس خاص مقام کا وقت لاہور کے وقت میں جمع (+) کر دیا جائے۔

۲۔ منفی سے مراد یہ ہے کہ اس خاص مقام کا وقت لاہور کے وقت سے منفی (−) کر دیا جائے۔

نوٹ: جو حضرات ان خاص شہروں میں نہیں رہتے بلکہ ان کے قریب قریب کہیں اور جگہ رہائش رکھتے ہیں تو وہ اپنے علاقہ کے شہر (ضلع وغیرہ) پر ہی عمل کریں کیونکہ زیادہ سے زیادہ ایک دو منٹ کا ہی فرق واقع ہوگا اور ویسے بھی احتیاطاً اصل وقت سے دو تین منٹ بعد وقت کو شمار کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر زیادہ تاخیر بالکل نامناسب ہے۔ حق تعالیٰ اس حقیر خدمت کو قبول فرمائیں۔ (کسی قسم کی خط و کتابت کی ضرورت نہیں) اظہر

مغربی پاکستان کے شہروں کے اوقات کا فرق

نام شہر	فرق از لاہور
ایبٹ آباد	+ ۴ منٹ
بنوں	+ ۱۶ ،،
بہاولپور - ورگئی	+ ۱۴ ،،
پشاور، کوہاٹ	+ ۱۳ ،،
جہلم	+ ۲ ،،
جمرود، مظفر نگر	+ ۱۲ ،،
جموں	+ ۲ ،،
جھنگ صدر، خوشاب	+ ۸ ،،
جیکب آباد لاڑکانہ	+ ۲۴ ،،
حیدر آباد سندھ	+ ۲۳ ،،
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	+ ۱۵ ،،
ڈیرہ غازیخاں	+ ۱۴
راولپنڈی سرگودھا، جیوال	+ ۱۵ ،،
سکھر	− ۱۸ ،،
سیالکوٹ	− ۲ ،،
شیخوپورہ	+ ۱ ،،
کراچی، کوئٹہ، بلوچستان	+ ۲۹ ،،
کوہ مری، گوجرانوالہ	+ ۴ ،،
کیمبل پور	+ ۹ ،،
لائل پور	+ ۹ ،،
لورالائی	+ ۲۳ ،،
مظفر گڑھ	+ ۱۲ ،،
ملتان	+ ۱۰ ،،
میانوالی - چترال	+ ۱۱ ،،
پنڈ دادنخاں	+ ۳ ،،
پاراچنار	+ ۱۸ ،،
ہری پور	+ ۷ ،،
شکارپور	+ ۱۷ ،،
گلگت	− ۳ ،،
لداخ	− ۶ ،،
میراں شاہ	+ ۱۷ ،،
گجرات	− ۲ ،،
لیہ	+ ۳ ،،

مؤلفہ: احقر الانام غلام قادر اظہر ریٹائرڈ ہیڈ ڈرافٹسمین خالد منزل الیف ۲۷۵۶ لائن سبحان خان شیرانوالہ دروازہ لاہور ۔

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔